لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ

(الحدید پارہ ۲۷)

حدیث الثقلین

الثقل الاصغر		الثقل الاکبر
عترت اہلبیت الرسول	و	کتاب اللہ
والمیزان		القرآن

ملنے کا پتہ

المترجم :- محمد حسین الکاظمی خطیب مسجد امامیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

ناشر :- محمد باقر کاظمی مکان نمبر ۲۸۶ بلاک نمبر بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پیش لفظ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ جمعہ کی آیت "ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ" کی رو سے رسول خدا منجانب خدا ایسے حکیم کامل تھے کہ جن پر علاوہ دیگر فرائض کے حکمت کی تعلیم دینا بھی فرض تھی۔ اور سورۃ بقرہ پارہ تیسرا کی آیت "واللہ واسع علیم یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً" کی رو سے رسولِ خدا بوجہ حکیم ہونے کے خیر کثیر کے مالک تھے اور سورۃ بقرہ پارہ ۲ کی آیت "کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف۔ حقاً علی المتقین۔ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ۔ ان اللہ سمیع علیم" کی رو سے جبکہ ہر مسلم۔ مومن متقی پر قرب المرگ اپنے والدین اور اقربا وغیرہ کے حق میں وصیت کرنا فرض ہے تو رسولِ خدا پر بالاولیٰ فرض تھی۔ لھٰذا رسولِ خدا نے جو کہ حکیم و خیر کثیر کے مالک تھے۔ ضرور ہی اپنی وفات سے پہلے اپنی امت کو اپنے اسد یا د خیر کثیر کے حق میں وصیت کی ہے۔ جو کہ حدیث ثقلین کی صورت میں موجود ہے۔ حضرت نے ارشادِ خدا "ان ترک خیرا الوصیۃ (یعنی اگر کوئی خیر چھوڑ جائے تو وصیت کرے)" کے مطابق اس حدیث میں "اِنّی تارکٌ" (یعنی میں چھوڑنے والا ہوں) ارشاد فرمایا ہے۔ لھٰذا تمام اُمتِ محمدیہ پر اس حدیث کے مطابق کتاب خدا اور عترت اھل بیت رسولِ خدا سے تمسک کرنا واجب ہے تاکہ ان میں آپس میں دنیا میں اتفاق و اتحاد قائم رہے اور آخرت میں عاقبت بخیر ہو۔ فقط

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

مترجم

محب حسین کاظمی

اعوذ بالله السميع العليم
من الشيطن الرجيم. بسم
الله الرحمن الرحيم. الحمد لله
رب العلمين والصلوة و
السلام على سيد الانبياء والمرسلين
واله الطيبين الطاهرين
اما بعد. الملتمس في خدمت
جميع اخواننا المسلمين عمومًا
والمؤمنين المتقين خصوصًا
هذا هو رسالة حديث الثقلين
الفقيه العالم النبيل والفاضل
الجليل محمد قوام الدين القمي
الوشنوي في سنة ۱۳۷۰ھ
ونشرتها دار التقريب المصرية
في سنة ۱۳۷۴ھ وترجمتها
بالاردوية وزدت عليها
تتمة مجملة في اخرها
ليستفيد بها اهل الفكر
بادنى التامل والتدبر
انا الملتمس احقر خدمة
اهل العلم والفكر محب حسين
الكاظمي عفا الله عنه بحق الثقلين
قد وقع له الفراغ بتوفيق

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حمد اللہ تمام جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے اور درود سلام تمام نبیوں اور مرسلوں کے سردار اور ان کی پاک پاکیزہ آل پر ہو۔

اور اس کے بعد ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عمومًا اور مومن پرہیزگاروں کی خدمت میں خاص کر میری التماس ہے کہ یہ وہ رسالہ حدیث ثقلین ہے کہ جس کو جید عالم اور بزرگ فاضل محمد قوام الدین قمی وشنوی نے ۱۳۷۰ھ میں تالیف کیا تھا اور ادارہ "دار التقریب" مصریہ نے قاہرہ سے ۱۳۷۴ھ میں شائع کیا تھا۔ میں نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے اور اس کے آخر میں ایک مختصر سا تتمہ زیادہ کیا ہے تاکہ ارباب عقل و فکر خود بخود معمولی سوچ اور تدبر کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اہل علم و فکر کے خادموں میں سے میں ناچیز ترین گذارش کنندہ محب حسین کاظمی ہوں خدا اس کو بحق ثقلین معاف فرما وے۔

توفیق خدا سے اسے آج بروز اتوار دوسری

الله الیوم یوم الاحد والثانی من شهر الجمادی الثانی فی سنة الثمانیة وسبعین وثلث مائة بعد الف من الهجرة النبویة صلی الله علیه و آله علی عدد کل ذرة

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ کو فراغت حاصل ہوئی ہے۔ خدا کا درود ہو نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور اس کی آل پر بموجب تعداد ہر ذرہ کے

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین حمد الشاکرین۔ والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین محمد النبی الامین، وعلی آله الطیبین الطاهرین وصحبه الهداة المهتدین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین۔ اما بعد: فهذه رسالة موجزة فی تحقیق (حدیث الثقلین) الفها العلامة الفاضل الشیخ محمد قوام الدین القمی الوشنوی وهی علی وجازتها فلا استوعبت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام حمد (یعنی صفت بعین ذات) اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (دل و زبان سے) شکرگذاروں کا حمد بجا لانا۔ اور درود و سلام ہو تمام رسول کے سردار محمد نبی امین پر اور اس کی پاک پاکیزہ آل پر اور اس کے ہدایت کنندگان ہدایت یافتہ اصحاب پر اور ہر اس پر بھی جو قیامت تک اچھی طرح ان کے پیچھے چلے۔

اس کے بعد عرض ہے کہ حدیث ثقلین کی تحقیق میں یہ مختصر سا رسالہ ہے۔ جسے جید عالم فاضل شیخ قوام الدین قمی وشنوی نے یکجا ترتیب دیا ہے

اور یہ رسالہ باوجود مختصر ہونیکے

.... جميع روايات هذا
الحديث واسانيده وسلك
فيهما مؤلفها سبيل الحكمة
والاعتدال واعرض عن مقام
التحناد والجدال واستدل
على ما قال بادلة يرتضيها
كلّ من الشيعة والسنّة
ذات اسانيد - كما ذكر في
آخر البحث —
"معنعنة متصلة موصولة
بواسطة أحد مشايخه الاعاظم
ادام الله ظلّه - الراوي عن
علماء الاسلام بفرقهم المتشعبة
من الامامية والحنفية و
الشافعية والمالكية و
الحنابلة والزيدية"
و (دار التقريب) حين تنشر
هذه الرسالة المهداة اليها
انما تنشرها لما يتجلى فيها
من اتفاق بين هاتين
الطائفتين العظيمتين من
المؤمنين في اصول التشريع
فان السنة المطهرة من

اس حدیث کی تمام روایتوں اور سندوں
کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور اس
کا مؤلف اس میں حکمت اور اعتدال
(میانہ روی) کے راستہ پر چلا ہے
اور وہ باہمی دشمنی اور جھگڑے کے
مقام سے باز رہا ہے اور جو کچھ اس نے
کہا ہے اس پر اس نے ایسی دلیلوں سے استدلال
کیا ہے جو از روئے سند کے شیعہ اور سنی (دونوں)
میں سے ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہے جیسا کہ اس نے
تمام بحث کے آخر میں ذکر کیا ہے" اپنے بزرگترین
بزرگوں میں سے ایک کے واسطہ سے۔ خدا ہمیشہ برقرار
رکھے اس کے سایہ کو جو کہ روایت کرنیوالا ہے اسلام
کے ان تمام فرقوں کے علماء کی طرف سے جو کہ امامیہ
حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ۔ حنابلہ اور زیدیہ کے نام سے متفرق
ہیں۔ عن فلان عن فلان کی سند دیکر اور لگاتار نسبت
دے دیکر اور سلسلہ وار وہاں تک پہنچایا ہے۔ جہاں سے
روایت چلتی ہے"۔ اور (دار التقریب مصریہ) جس وقت
اپنی طرف ہدیہ کئے گئے اس رسالہ کو شائع کرے
تو وہ چاہیئے کہ بتحقیق اس کو شائع کرے۔ اس طرح
کہ مومنین میں سے ان دو بڑے بڑے
گروہوں (شیعہ وسنی) کے مابین اصول التشریع
میں اتفاق پیدا کرنے کے لیے اس میں اچھی طرح
جلوے ظاہر ہو جائیں کیونکہ سنتِ مطہرہ ہی

أثبت العمد التي يبنى علیها اهل الاسلام جمیعًا ومتی صحت الروایة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من أی طریق کان علی المومنین ان یتقبلوها راضین وان ینزلوا علی حکم الله فیها ممتثلین. (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) القرآن جزء ۵ رکوع ۶)

رجب الفرد سنة ۱۳۷۴

(مارس ۱۹۵۵ م)

دار التقریب

سب سے زیادہ معتبر ستونوں میں سے ہے کہ جس پر تمام اہل اسلام کی عمارت قائم ہے، اور جبکہ صحیح ہو جائے روایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ خواہ کسی طریقہ سے ہو تو مومنین پر لازم ہے کہ خوش ہو کر اس کو قبول کریں اور اس میں جو خدا کا حکم ہے پر تعمیل کرنے کے لیے اتر آئیں۔

"حکم خدا"۔ "تیرے پروردگار کی قسم (اے رسول) وہ مؤمن نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ وہ تجھے اپنے باہمی جھگڑوں میں حکم نہ قرار دیں اور پھر جو بھی تو فیصلہ کردے تو اس میں وہ اپنے آپ میں کوئی حرج نہ محسوس کریں اور بلا چون وچرا مان لیں۔ مان لینے کا حق"۔

قرآن پارہ ۵ سورۃ نساء رکوع ۶

رجب ۱۳۷۴ھ ، مارچ ۱۹۵۵ء

دار التقریب

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ط (القرآن جزء ۲۸ رکوع ۴)

اور جو رسول تمہیں دے۔ لے لو، اور جس سے تمہیں منع کرے بازرہو اور خدا سے ڈرو۔ بیشک خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ (پارہ ۲۸ رکوع ۴

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله مظهر الحق وناصره و
خاذل الباطل ومبطله والصلوة
والسلام على خير من اصطفاه
من خلقه محمد خاتم رسله
وعلى آله سفن النجاة في امته
وعلى اصحابه الذين تمسكوا و
اخذوا واعتصموا بثقليه وهما
(الكتاب) الذي فيه الهدى والنور
وهو الثقل الاكبر وحبله الممدود
من السماء الى الارض (والعترة)
وهي الثقل الاصغر، اهل البيت
الذين اذهب الله عنهم الرجس

اما بعد! فهذا بحث
بمناسبة ما نشر في العدد الرابع
من السنة الثانية لمجلة
(رسالة الاسلام) اهديه الى
(دار التقريب بين المذاهب الاسلامية)
التي هي مركز الاتصال بين اهل
العلم والدين في الامة والعاملة
على توثيق الروابط بين سائر
الطوائف الاسلامية في العالم
يسرني ان يطلع عليه اهل العلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام حمد (یعنی صفت عین ذات) اللہ ہی
کے لئے ہے جو حق کو ظاہر اور غالب کرنے والا
اور اس کا مددگار رہے اور باطل کا ساتھ
دینے والا نہیں اور اس کو باطل کرنے والا
ہے اور درود و سلام ہو جنھیں اس نے
اپنی مخلوق میں سے برگزیدہ کیا ہے بہترین پر
محمدؐ اس کے رسولوں کے خاتم اور اس کی آل پر
جو اس کی امت میں نجات کی کشتیاں ہیں اور اس کے
ان اصحاب پر جنھوں نے تمسک کیا اور پکڑ لیا اور
مضبوطی سے تھام لیا ہے اس کی دونوں ثقل کو (اپنا
ہادی) اور وہ دونوں ایک تو (کتاب ہے) وہ جس میں
ہدایت اور نور ہے اور وہ ثقل اکبر ہے اور اس کی رسی
آسمان سے زمین تک دراز ہے (اور دوسری ثقل
عترت ہے) اور وہ ثقل اصغر اہل البیت ہیں جن سے
خدا نے رجس (یعنی ہر ظاہری و باطنی پلیدی) کو
دور کر دیا ہے۔

اما بعد! پس یہ بحث اس کی اس مناسبت سے جو
رسالۃ الاسلام کے دوسرے سال کے چوتھے شمارہ میں
شائع ہوئی ہے میں اس کو اس دار التقریب بین
المذاہب الاسلامیہ کی طرف ہدیہ کرتا ہوں جو
امت میں اہل علم اور دین کے مابین باہم ملنے اور
متحد ہونے کا مرکز ہے اور جو جہان میں تمام

من اخواننا المسلمين في كلِ طائفةٍ، فما قصدت بهِ الاّ جلاءَ حقيقة قد تغيب من بعض الاذهان في شان حديث وردت به الاسانيد الصحيحة والروايات المتعددة في مختلف الكتب والمسانيد وهو الحديث المعروف (بحديث الثقلين) واسئل الله تعالى ان ينفع بهذا البحث كاتبهُ وقارئه ومبلغه انّه سميع مجيب الدُّعاءِ ط

اسلامی فرقوں کے مابین رابطے پختہ کرنے میں عمل پیرا ہے مجھے یہ مسرت پہنچاتا ہے کہ ہر گروہ میں سے ہمارے مسلمان بھائیوں میں سے اہل علم اس (بحث) پر مطلع ہوں۔ میرا اس سے سوائے اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے جو حدیث کی شان میں مختلف کتابوں اور مسندوں میں صحیح اسناد اور متعدد روائتیں وارد ہوئی ہیں اور بعض ذہنوں سے پوشیدہ ہے اور کوئی مقصد نہیں اور وہ حدیث مشہور ہے۔ حدیث الثقلین کے نام سے اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس بحث کے ذریعہ فائدہ پہنچائے اس کے لکھنے والے کو۔ اس کے پڑھنے والے کو اور اس کی تبلیغ کرنے والے کو۔ بیشک وہ سننے والا دُعا قبول فرمانے والا ہے۔

(محمد قوام الدین قمی وشنوی)

هذا الحديث اخرجه اكابر علماء المذاهب قديمًا وحديثًا في كتبهم من الصحاح والسنن والمسانيد والتفاسير والسير والتواريخ، واللغة وغيرها. فهذا صحيح مسلم في الجزء السابع ص ۱۲۲ و سنن الترمذي في الجزء الثاني ص ۳۰۷، و سنن الدارمي في الجزء الثاني ص ۴۳۲ ومسند احمد بن حنبل في الجزء الثالث ص ۱۴ و ۱۷ و ۲۶ و ۵۹، وفي الجزء الرابع ص ۳۶۶ و ۳۷۱ وايضًا في الجزء الخامس ص ۱۸۲ و ۱۸۹ وخصائص النسائي ص ۳۰ ومستدرك الحاكم في الجزء الثالث

یہ وہ حدیث ہے جسے بڑے بڑے علماء مذاہب قدیم اور جدید نے صحاح اور سنن اور مسانید اور تفاسیر اور سیر اور تواریخ اور لغت وغیرہ اپنی کتابوں میں قلمبند کیا ہے۔

پس یہ صحیح مسلم کے ساتویں جزو کے صفحہ ۱۲۲ اور سنن ترمذی کے دوسرے جزو کے صفحہ ۳۰۷ اور سنن دارمی کے دوسرے جزو کے صفحہ ۴۳۲ اور مسند احمد بن حنبل کے تیسرے جزو میں صفحہ ۱۴۔ ۱۷۔ ۲۶ اور ۵۹ اور چوتھے جزو میں صفحہ ۳۶۶ اور ۳۷۱، اور ایسے ہی پانچویں جزو میں صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۹ اور خصائص نسائی کے صفحہ ۳۰ اور مستدرک حاکم کے تیسرے جزو میں صفحہ ۱۰۹۔ ۱۴۸، اور ۵۳۳ اور

ص ۱۰۹ و ۱۴۸ و ۲۳۳ والحافظ الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب فی الباب الاول ص ۱۱ فی بیان صحۃ خطبۃ بماء یدعی خُمًّا،	اور حافظ گنجی شافعی نے کتاب کفایت الطالب میں پہلے باب میں صفحہ ۱۱ پر خطبہ کی صحت کے بیان میں جو اس پانی کے تالاب کے قریب دیاگیا تھا جو خُم کے نام سے پکارا جاتا ہے
قال بعد نقل الحدیث: اخرجه مسلم فی صحیحه ورواه ابوداؤد وابن ماجه القزوینی فی کتابیهما وایضاً فی الباب الحادی والستین ص ۱۳۰ والطبقات لمحمد بن سعد الزهری البصری فی الجزء الرابع ص ۸ والحلیۃ لابی نعیم الاصبهانی فی الجزء الاول ص ۳۵۵ واسد الغابۃ لابن الاثیر الجزری فی الجزء الثانی ص ۱۲ وفی الجزء الثالث ص ۱۴۷ والعقد الفرید لابن عبد ربه القرطبی فی الجزء الثانی فی خطبۃ النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم فی حجۃ الوداع ص ۳۴۶ و ص ۱۵۸، وتذکرۃ الخواص فی الباب الثانی عشر ص ۳۳۲ لابن الجوزی قال بعد نقل قول جدہ: رو قد اخرجه	حدیث نقل کرنے کے بعد اس نے لکھا ہے: قلمبند کیا ہے اس (حدیث) کو مسلم نے اپنی صحیح میں اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ قزوینی نے اپنی اپنی کتب میں۔ (نیز) اسی اکسٹھویں باب میں صفحہ ۱۳۰ پر اور طبقات محمد بن سعد زہری بصری کے چوتھے جزء میں صفحہ ۸ اور حلیہ ابی نعیم اصفہانی کے پہلے جزء میں صفحہ ۳۵۵ پر اور ابن اثیر جزری کی کتاب اسد الغابۃ کے دوسرے جزء میں صفحہ ۱۲ پر اور تیسرے جزء میں صفحہ ۱۴۷ پر اور ابن عبد ربہ قرطبی کی کتاب عقد الفرید کے دوسرے جزء میں حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیئے ہوئے خطبہ میں صفحہ ۳۴۶ اور ۱۵۸ پر اور ابن جوزی کے تذکرۃ الخواص کے بارھویں باب میں صفحہ ۳۳۲ پر اپنے دادا کا قول نقل کرنے کے بعد اس نے کہا ہے:- اور اس حدیث کو نکالا ہے ابوداؤد

ابو داؤد فی سننه والترمذی
ایضاً، و ذکر رزین فی الجمع
بین الصحاح، والعجب
کیف خفی عن جدی ما روی
مسلم فی صحیحه من حدیث
زید بن ارقم الخ وانسان العیون
لنور الدین الحلبی الشافعی فی جزء
الثالث ص ۳۰۸ وذخائر العقبی
لاحمد بن عبد الله الطبری ص
۱۲ والسراج المنیر للعزیزی (۱)

نے اپنی سنن میں اور ترمذی نے اپنی سنن میں،
اور ذکر کیا ہے اس کو رزین نے سب ہی صحاح
کے اندر۔ اور تعجب ہے مجھے اس بات کا کہ
وہ جو مسلم نے زید بن ارقم کی حدیث سے
آخر تک اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔
کیونکہ میرے دادا کی نظر سے اوجھل رہا۔
اور نور الدین حلبی شافعی کی کتاب
انسان العیون کے تیسرے جزء میں صفحہ ۳۰۸ پر
اور احمد بن عبد اللہ طبری کی کتاب ذخائر العقبی
کے صفحہ ۱۲ پر اور عزیزی (۱) شافعی

حاشیه (۱) قال جمال الدین الافریقی
المصری فی لسان العرب: وفی
حدیث النبی صلی الله علیه وسلم
اوصیکم بکتاب الله وعترتی احدهما
اعظم من الآخر وهو حبل ممدود
من السماء الی الارض وفی بعضها
انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله
وعترتی اهلبیتی فجعل العترة
اهل البیت، وقال علی بن احمد
العزیزی البولاقی الشافعی
(اهل بیتی) یحتمل رفعه ونصبه
ای اعنی أو هم، والمراد العلماء

جمال الدین افریقی مصری نے لسان العرب
میں کہا ہے:۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی حدیث ہے:۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں خدا
کی کتاب اور اپنی عترت کے متعلق ان میں سے
ایک دوسری سے بڑی ہے اور وہ آسمان
سے زمین تک دراز رسی ہے اور بعض جگہ یوں
ہے: تحقیق میں تم میں دو گرانقدر چھوڑنے والا
ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی عترت جو میری اہلبیت
ہے۔ پس اس نے عترت کو اہل بیت قرار دیا ہے
اور علی ابن احمد عزیزی بولاقی شافعی نے کہا ہے
کہ "اہلبیتی" اس کے مرفوع اور منصوب (دونوں طرح
کے پڑھے جانے) کا احتمال ہے۔ یعنی میری مراد

الشافعی فی شرح الجامع الصغیر للسیوطی فی الجزء الاول ص ۳۲۱ وفی هامشه ایضا للشیخ محمد الحفنی والفصول المهمة لابن الصباغ المالکی ص ۲۴، ونسیم الریاض لشهاب الدین الخفاجی فی الجزء الثالث ص ۴۱۰، وفی هامشه ایضا شرح الشفاء لعلی القاری ومنتخب کنز العمال لعلی المتقی فی هامش المسند للامام احمد بن حنبل فی الجزء الاول ص ۹۶ و ۱۰۱ وفی الجزء الثانی ص ۳۹۰ وفی الجزء الخامس ص ۹۵ والکشف والبیان للثعلبی فی تفسیر آیة الاعتصام وفی تفسیر آیة (ایها الثقلان)

کی کتاب سراج منیر جو کہ سیوطی کی جامع الصغیر کی شرح ہے کے صفحہ ۳۲۱ پر اور ایسا ہی شیخ محمد حفنی نے اس کے حاشیہ پر، اور ابن صباغ مالکی کی کتاب فصول مہمہ کے صفحہ ۲۴ پر اور شہاب الدین خفاجی کی کتاب نسیم الریاض کے تیسرے جزء میں صفحہ ۴۱۰ پر اور ایسا ہی اس کے حاشیہ پر علی قاری کی شرح شفاء میں، اور امام احمد بن حنبل کی مسند کے پہلے جزو کے حاشیہ پر علی متقی کی کتاب منتخب کنز العمال کے صفحہ ۹۶ اور ۱۰۱ پر اور اس کے دوسرے جزء میں صفحہ ۳۹۰ پر، اور پانچویں جزو میں صفحہ ۹۵ پر اور ثعلبی کی کتاب کشف اور بیان میں آیت اعتصام کی تفسیر کے تحت اور آیت ایہا الثقلان کی تفسیر کے تحت۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ) منهم ای احثکم علی اتباعهما لا تخالفوهما انهما ای الکتاب والعترة لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یحتمل ان المراد العلماء منهم یستمرون آمرین بما فی الکتاب الی قیام الساعة والله اعلم بمراد نبیه صلی الله علیه و آله وسلم

(العبقات)

میری عترت سے میری اہل بیت ہے یا وہ میری عترت ہی میری اہل بیت ہیں اور انہیں سے علماء مراد ہیں۔ یعنی اس نے (یعنی نبی کریم نے) تمہیں تاکید کی ہے ان دونوں کی پیروی کرنے کی تم ان دونوں کی مخالفت نہ کرنا اور تحقیق وہ دونوں یعنی کتاب خدا اور میری عترت ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگیں یہاں تک کہ وہ مجھ سے حوض کوثر پر وارد ہو جائیں اس قول رسول خدا سے اسبات کا احتمال قوی ہے کہ اس سے مراد ایسے علماء ہیں انہیں سے جو قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حکم کرنے والے ہیں اس کیساتھ جو کچھ کتاب میں ہے اور خدا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اسکو جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے مراد ہے (العبقات)

وفی تفسیر الامام فخر الدین
الرازی فی تفسیر آیۃ الاعتصام
فی الجزء الثالث ص ۱۸ وتفسیر النظام
النیسابوری فی تفسیر آیۃ الاعتصام
فی الجزء الاول ص ۳۴۹ وتفسیر
الخازن فی تفسیر آیۃ الاعتصام
فی الجزء الاول ص ۳۵۰ وفی الجزء
الرابع فی تفسیر المودۃ ص ۹۴
وایضاً فی تفسیر آیۃ سنفرغ
لکم ایھا الثقلان ص ۲۱۲ و
ابن کثیر الدمشقی فی تفسیر
آیۃ المودۃ فی الجزء الرابع ص ۱۱۳
وفی تفسیر آیۃ التطہیر فی
الجزء الثالث ص ۴۸۵ وایضاً
فی تاریخہ فی الجزء الخامس او
السادس فی ضمن حدیث الغدیر
والمواھب العلیۃ لحسین الکاشفی
فی تفسیر آیۃ "سنفرغ ایھا
الثقلان" والنہایۃ لابن الاثیر
الجزری فی الجزء الاول وایضاً
فی الدر المنثور للسیوطی ص ۱۵۵
ولسان العرب لجمال الدین
الافریقی المصری فی الجزء السادس

اور امام فخر الدین رازی کی تفسیر کے
تیسرے جزء آیت اعتصام کی تفسیر کے
تحت صفحہ ۱۸ پر اور نظام نیشاپوری
کی تفسیر کے پہلے جزء کے ۳۴۹ پر
اعتصام کی تفسیر کے تحت اور خازن میں
پہلے جزء میں ص ۳۵۰ پر آیت اعتصام
کی تفسیر کے تحت اور چوتھے جزء میں
صفحہ ۹۴ پر آیت مودۃ کی تفسیر کے
تحت اور اسی طرح صفحہ ۲۱۲ پر آیت سنفرغ
لکم ایھا الثقلان کی تفسیر کے تحت
اور ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر کے
چوتھے جزء میں صفحہ ۱۱۳ پر آیت مودت کی
تفسیر کے تحت اور آیت تطہیر کی تفسیر میں تیسرے
جزء میں صفحہ ۴۸۵ پر اور اسی طرح اپنی تاریخ میں
پانچویں یا چھٹے جزء میں حدیث غدیر کے ضمن میں
اور حسین کاشفی کی کتاب مواہب علیہ میں آیت سنفرغ
لکم ایھا الثقلان کی تفسیر کے تحت اور نہایہ ابن اثیر
جزری کے پہلے جزء میں اور نیز در منثور سیوطی میں صفحہ ۱۵۵ پر
اور جمال الدین افریقی مصری کی لغت کی کتاب
لسان العرب کے چھٹے جزء میں عترت کی لغت کے تحت اور تیرھویں جزء
میں ثقل اور حبل کی لغت کے تحت اور مجد الدین شیرازی کی کتاب قاموس میں
ثقل کی لغت کے تحت اور مرتضی زبیدی کی کتاب تاج العروس کے ساتویں
جزء میں ثقل کی لغت کے تحت

فی لغة العترة وفی جزء الثالث
عشر فی لغة الثقل والحبل
والقاموس لمجد الدین الشیرازی
فی لغة الثقل وتاج العروس
لمرتضی الزبیدی فی الجزء السابع
فی لغة الثقل ومنتهی الارب
لعبد الرحیم الصفی پوری فی
لغة الثقل وشرح نهج البلاغة
لابن ابی الحدید المعتزلی فی الجزء
السادس فی معنی العترة ص ۱۳۰
ومعارج النبوة لعبد الحق
الدهلوی (۱) ص ۵۲۰ والمناقب
المرتضویة لمحمد صالح الترمذی
الکشفی ص ۹۷ و ص ۹۹ و ص ۱۰۰ و ص ۴۷۲
ومفتاح کنوز السنة ص ۲ و ۴۴۸

اور عبد الرحیم صفی پوری کی کتاب
منتہی الارب میں ثقل کی لغت کے تحت
اور ابن ابی الحدید معتزلی کی کتاب
شرح نہج البلاغۃ کے چھٹے
جزء میں صفحہ نمبر ۱۳۰ پر عترۃ
کے معنی میں اور عبد الحق [illegible] کی
کتاب مدارج النبوہ میں ۱ صفحہ ۵۲۰ پر
اور محمد صالح ترمذی کشفی کی کتاب
مناقب مرتضویہ میں صفحہ ۹۷ - ۹۹ -
۱۰۰ اور ۴۷۲ پر اور مفتاح
کنوز السنۃ میں صفحہ ۲ اور ۴۴۸ پر

حاشیہ (۱) قال الشیخ عبد الحق
الدهلوی فی اللمعات فی شرح المشکوٰة،
سمّی صلی الله علیه وآله وسلّم
الکتاب والعترة الثقلین، لانه
یستصلح الدین بهما ویعمر کما
عمرت الدنیا بالثقلین: الی ان
قال والظاهر ان المراد باهل البیت

شیخ عبد الحق دہلوی نے لمعات
میں مشکوٰۃ کی شرح میں بیان کیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کتاب اور عترت کا نام ثقلین رکھا ہے
کیونکہ ان دونوں کے ذریعہ ہی دین درست
اور دیرپا زندہ قائم رہ سکتا ہے جس طرح کہ دنیا
ثقلین ہی کے ذریعہ آباد اور قائم ہے

وفی مصابیح السنة للامام البغوی
الشافعی فی الجزء الثانی ص ۲۰۵
و ۲۰۶ وابن حجر فی الصواعق ص۷۵
و ۸۷ و ۸۹ و ۹۰ و ۱۳۶ واسعاف
الراغبین فی هامش نور الابصار

اور امام بغوی شافعی کتاب مصابیح السنۃ کے
دوسرے جزء میں صفحہ ۲۰۵ اور ۲۰۶
پر اور ابن حجر مکی کی کتاب صواعق محرقہ
کے صفحہ ۷۵ - ۸۷ - ۸۹ - ۹۰ اور ۱۳۶ پر
اور نور الابصار کے حاشیہ پر شبلنجی کی

بقیہ حاشیہ ص۱۴ ههنا اخص من
اولاد الجد القریب وهم بنو هاشم
بل اولادہ وذریتہ والعترة اعم
من ذلک فافهم (الطبقات)
وقال شیرویہ الدیلمی فی کتاب
فردوس الاخبار: انی تارک فیکم
الثقلین کتاب الله فیکم حبل من
اتبعه کان علی الهدی ومن ترکه
کان علی الضلالة واهل بیتی
أذکرکم فی اهلبیتی ولن
یفترقا حتی یردا علیّ الحوض یعنی
الآخذ بهما ثقیل۔ وقال مجد الدین
بن الاثیر الجزری فی جامع الاصول
سمّی النبی صلی الله علیه وآله وسلم
القرآن العزیز واهلبیته ثقلین
لأن الأخذ بهما والعمل بما یجب
لهما ثقیل: وقال مسعود بن عمر

یہاں تک کہ اس نے کہا ہے: اور ظاہر ہے کہ اس
جگہ اہل البیت سے مراد رسول خدا کے جد قریب کی اولاد
میں سے اخص الخواص ہیں اور وہ بنو ہاشم ہیں بلکہ اسکی اولاد
اور اسکی ذریت اور عترت اس سے عام تر ہے پس تو سمجھ لے (الطبقات)
اور شیرویہ دیلمی نے کتاب فردوس الاخبار میں بیان کیا ہے
رسول خدا نے فرمایا تحقیق میں تمہارے درمیان ثقلین (یعنی
دو گرانقدر) چھوڑ نیوالا ہوں (۱) کتاب خدا تم میں رسی ہے
جس نے اس کی پیروی کی ہدایت پر رہا۔ اور جس نے اسے چھوڑ
دیا گمراہ ہو گیا اور (۲) میری اہلبیت میں تمہیں (خدا) یاد
دلاتا ہوں اپنی اہل بیت کے بارے میں اور یہ دونوں
(یعنی کتاب خدا اور میری اہل بیت) آپس میں ہرگز جدا نہ ہونگیں جب
تک کہ یہ دونوں مجھ پر حوض کوثر پر وارد نہ ہوجاویں یعنی ان دونوں
کو مضبوط پکڑنا گرانقدر اور مشکل ہے اور ان دونوں کے ذریعہ
مواخذہ بھی سخت ہے اور مجد الدین بن اثیر جزری نے اپنی کتاب
جامع الاصول میں بیان کیا ہے کہ نبی صلعم نے قرآن عزیز اور اپنی اہلبیت
کا نام ثقلین اس لئے رکھا ہے کیونکہ ان دونوں کو لازم پکڑنا
اور اس پر عمل کرنا جو کہ ان دونوں کے باعث لازم ہوتا ہے ثقیل

للشبلنجي ص١١١ وينابيع المودة
لسليمان بن ابراهيم البلخي الحنفي
ص١٨ و٢٥ و٣٠ و٣٢ و٣٤ و٩٥،
١١٥ و١٢٦ و١٩٩ و٢٣٠ و٢٣٨،
٣٠١ والعلامة الكبير شمس العلم
والجلالة ومجدد مذهب الامامية
السيد مير حامد حسين الهندي
اعلى الله مقامه قد رواه عن

کتاب اسعاف الراغبین کے صفحہ ١١٠ پر اور سلیمان
بن ابراہیم بلخی حنفی کی کتاب ینابیع المودۃ
کے صفحات ١٨ - ٢٥ - ٣٠ - ٣٢ - ٣٤ - ٩٥
١١٥ - ١٢٦ - ١٩٩ - ٢٣٠ - ٢٣٨ اور ٣٠١ پر
اور جید علامہ آفتاب علم وجلالت اور
مجدد مذہب امامیہ سید میر حامد حسین
ہندی . خداوند کریم ان کے مقام کو بلند
کرے . نے اس (حدیث) کو روایت کیا ہے

(بقيه ص٥) التفتازاني في شرح المقاصد
الاترى انه (ص) قد قرنهم بكتاب الله
تعالى في كون التمسك بهما منقذا
من الضلالة ولا معنى للتمسك
بالكتاب الا الاخذ بما فيه من العلم
والهداية فكذا في العترة . وقال
السيوطي في الدر النثير في لغة الثقل
اني تارك فيكم الثقلين كتاب الله
وعترتي سماهما ثقلين لعظم
قدرهما ويقال لكل نفيس
خطير ثقل او لان الاخذ
بهما والعمل ثقيل .
(العبقات)

(یعنی گرانقدر و مشکل) ہے اور مسعود بن عمر تفتازانی نے شرح
مقاصد میں کہا ہے کہ کیا تو غور نہیں کرتا یہ کہ رسول صلعم
نے ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ملا دیا ہے . ان دونوں
سے متمسک ہونے میں گمراہی سے چھٹکارا ہے اور کتاب
کے تمسک کا کوئی معنی نہیں سوائے اس کے کہ جو علم اور
ہدایت اس میں ہے اس کو لازم پکڑنا اور ایسا
ہی عترت کے بارے میں ہے اور سیوطی نے
در نثیر میں ثقل کی لغت میں کہا ہے (ارشاد رسول)
تحقیق میں تم میں ثقلین (دو گرانقدر) کتاب خدا
اور اپنی عترت چھوڑنے والا ہوں . اس نے ان
دونوں کے عظیم القدر ہونے کے باعث ان دونوں
کا نام ثقلین رکھا ہے اور ہر عمدہ عالی مرتبہ کو
ثقل کہا جاتا ہے یا اس لیے کہ ان دونوں کو لازم
پکڑنا اور عمل بجالانا ثقیل ہے (العبقات)

جماعة تقرب من المأتين من
اكابر علماء المذاهب من المائة
الثانية الى المائة الثالثة
عشرة وعن الصحابة والصحابيات
اكثر من ثلثين رجلا وامرأة
كلهم رووا هذا الحديث الشريف
عن النبي صلى الله عليه وآله
وسلم وهذا هو الحديث بروايات
المتعددة :

ایسی جماعت سے جس کی تعداد مذاہب اسلام
کے بڑے بڑے عالموں میں سے دو سو کے
قریب ہے۔ دوسری صدی ہجری سے لیکر
تیرھویں صدی تک اور صحابہ اور صحابیات
سے بھی جو کہ مرد اور عورتیں مل کر تیس سے
زیادہ ہیں اور ان سب نے اس حدیث
شریف کو روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور یہ ہے وہ حدیث ساتھ متعدد
روایتوں کے ۔

نصّ الحديث

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
أُوشِكُ أَوْ يُوشِكُ، أَوْ إِنِّي
لَأَظُنُّ، أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ أَوْ
أَنْ يَأْتِيَنِي أَوْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي
فَأُجِيبَ أَوْ فَأُجِيبَهُ أَوْ كَأَنِّي
قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ وَإِنِّي أَوْ
أَنَا تَارِكٌ أَوْ تَرَكْتُ أَوْ قَدْ تَرَكْتُ
أَوْ خَلَّفْتُ أَوْ مُخَلِّفٌ فِيكُمُ
الثَّقَلَيْنِ أَوْ ثَقَلَيْنِ أَوْ أَمْرَيْنِ
أَوِ الثَّقَلَيْنِ خَلِيفَتَيْنِ أَوِ اثْنَيْنِ
أَوْ مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِ أَوْ مَا إِنْ
أَخَذْتُمْ بِهِ أَوْ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ

حدیث کی نص

اے لوگو! سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں
میں عنقریب یا جو عنقریب یا تحقیق میں ضرور
گمان کرتا ہوں۔ یہ کہ میں بلایا جاؤں تو میں قبول
کروں یا یہ کہ وہ میرے پاس آوے یا یہ کہ میرے
پاس میرے پروردگار کا بھیجا ہوا آوے تو
میں قبول کروں یا یہ کہ میں اس کو لبیک کہوں۔
یا گویا یہ کہ میں بلایا گیا ہوں اور میں قبول
کر چکا ہوں۔ اور تحقیق میں یا میں چھوڑنیوالا ہوں
یا میں نے چھوڑ دیا یا میں نے چھوڑ دیا ہے
یا میں نے قائم مقام بنا دیا یا میں قائم مقام بنانیوالا ہوں۔
تم میں دو خاص گرانقدر یا دو گرانقدر یا دو حاکم یا دو امر یا
دو گرانقدر خلیفہ یا دو جو تم نے ان کے ساتھ تمسک کیا یا جو تم

بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَوْ لَنْ
تَضِلُّوْا اَبَدًا اَوْ لَنْ تَضِلُّوْا
اِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا اَوْ وَ اِنَّكُمْ
لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا وَ هُمَا
كِتَابُ اللهِ وَ اَهْلُ بَيْتِیْ عِتْرَتِیْ
اَحَدُهُمَا اَثْقَلُ مِنَ الْاٰخَرِ. اَوْ
كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ اَوْ
كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ
اَوِ الصِّدْقُ اَوْ كِتَابُ رَبِّیْ وَ
عِتْرَتِیْ اَهْلُ بَيْتِیْ اَوْ وَ عِتْرَتِیْ
وَهُمْ اَهْلُ بَيْتِیْ . اَوْ وَعِتْرَتِیْ
اَهْلُ بَيْتِیْ وَ قَرَابَتِیْ وَ اَهْلُ
بَيْتِیْ اَوْ نَسَبِیْ وَ اِنَّهُمَا لَنْ
يَّتَفَرَّقَا اَوْ لَنْ يَّفْتَرِقَا اَوْ اَنْ لَا
يَفْتَرِقَا اَوْ اِنَّهُمَا لَقَرِيْنَانِ
لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَیَّ
الْحَوْضَ. فَانْظُرُوْا . اَوْ فَاتَّقُوا اللهَ
وَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِیْ اَوْ تَحْفَظُوْنِیْ
فِيْهِمَا اَوْ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَلْحَقُوْانِیْ
فِيْهِمَا اَوْ بِمَ اَوْ بِمَا اَوْ مَاذَا
اَوْ مَا تَخْلُفُوْنِیْ فِيْهِمَا اَوْ اِنَّ
اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ اَخْبَرَنِیْ اَوْ
نَبَّاَنِیْ اَوْ اَنْبَاَنِیْ اَنَّهُمَا

نے ان کو لازم پکڑ لیا یا جو تم نے ان کو مضبوط تھام لیا تو میرے
بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے یا تم ہرگز کبھی بھی گمراہ نہ ہوگے یا تم ہرگز
گمراہ نہ ہوگے ۔ بشرطیکہ تم نے ان دونوں کی پیروی کی یا
اور تحقیق تم ان دونوں کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے ۔۔۔۔

....

..........۔ اور وہ دونوں (۱) کتاب خدا اور
(۲) میری اہل بیت جو کہ میری عترت ہے ۔ ان دونوں میں سے
ایک دوسری سے زیادہ گرانقدر ہے یا کتاب خدا دراز
رسی ہے یا کتاب خدا کہ جس میں ہدایت و نور ہے یا سچائی
ہے یا میرے پروردگار کی کتاب اور میری عترت جو
کہ میری اہل البیت ہے یا اور میری عترت اور وہ
میری اہل البیت ہیں یا اور میری عترت جو کہ میری
اہل البیت اور میرے قریبی ہیں یا جو میری اہل البیت
ہیں یا جو میرے نسبی رشتہ دار ہیں اور تحقیق وہ دونوں
ہرگز متفرق نہ ہوں گے یا دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے
یا یہ کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں گے یا یہ کہ تحقیق وہ ضرور ایسے
دو ساتھی ہیں جو ہرگز جدا نہ ہوں گے جب تک کہ وہ میرے
پاس حوض پر وارد نہ ہو جائیں پس تم غور کرو ۔ یا تم اللہ سے
ڈرتے رہو اور غور کرو ۔ کہ کس طرح تم میرے پیچھے چلتے ہو
یا میری حفاظت کرتے ہو ان دونوں کے بارے میں یا یہ کہ
تم غور کرو ۔ کہ تم ان دونوں کے بارے میں کس حالت میں مجھے
ملوگے یا کس طرح یا کیا یا کیونکر یا کیا تم میرے پیچھے
چلوگے ان دونوں کے بارے میں یا تحقیق لطیف خبیر نے مجھے

لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَلْقِيَانِيْ سَأَلْتُ
رَبِّيْ ذٰلِكَ فَأَعْطَانِيْ فَلَا تَسْبِقُوْهُمْ
فَتَهْلِكُوْا وَلَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ
أَعْلَمُ مِنْكُمْ أَوْ فَاسْتَمْسِكُوْا
بِهِمَا وَلَا تَضِلُّوْا، أَوْ أَنَّهُمَا
لَنْ يَّنْقَضِيَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ
الْحَوْضَ أَوْ سَأَلْتُهُمَا رَبِّيْ
فَوَعَدَنِيْ أَنْ يُّوْرِدَهُمَا
عَلَيَّ الْحَوْضَ أَوْ سَأَلْتُ
ذٰلِكَ لَهُمَا وَالْحَوْضُ عَرْضُهٗ
مَا بَيْنَ بُصْرٰى إِلٰى صَنْعَاءَ
فِيْهِ مِنَ الْآنِيَةِ عَدَدَ
الْكَوَاكِبِ، أَوْ إِنَّ اللَّطِيْفَ
الْخَبِيْرَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا
لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ
كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ
أَوْ إِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَإِنَّكُمْ
تَبَعِيْ وَتُوْشِكُوْنَ أَنْ تَرِدُوْا
عَلَيَّ الْحَوْضَ وَأَسْأَلُكُمْ أَوْ
سَائِلُكُمْ حِيْنَ تَلْقَوْنِيْ عَنْ
ثَقَلَيَّ أَوْ إِنِّيْ سَائِلُكُمْ حِيْنَ
تَرِدُوْنَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ:
كَيْفَ خَلَفْتُمُوْنِيْ فِيْهِمَا أَوْ وَ

خبر دی ہے یا مجھے آگاہ کیا ہے یا مجھے بتلایا ہے کہ تحقیق وہ دونوں ہرگز علیحدہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ دونوں مجھے آکر ملیں میں نے اپنے پروردگار سے اس کا سوال کیا تو اس نے مجھے عطا فرمایا ان سے آگے نہ بڑھنا ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور انہیں نہ سکھلانا تحقیق وہ تم سے زیادہ عالم ہیں یا یہ کہ تم ان دونوں سے تمسک کرنا اور گمراہ نہ ہونا یا یہ کہ وہ دونوں ہرگز نہیں ٹوٹیں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہو جائیں یا یہ کہ میں نے ان دونوں کو اپنے پروردگار سے مانگا ہے تو اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ کہ وہ ان دونوں کو میرے پاس حوض پر وارد فرمائیگا۔ یا یہ کہ میں نے اس سے یہ سوال کیا ان دونوں کے لئے اور حوض کہ جس کی چوڑائی اس کے دونوں کناروں کے مابین صنعاء (موجودہ دارالحکومت یمن) تک ہے اس میں ستاروں کے شمار کے برابر برتن ہیں یا یہ کہ لطیف خبیر نے میری طرف عہد کیا ہے یہ کہ یقیناً وہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ میرے پاس حوض پر وارد ہو جائیں مانند ان دونوں کے اور اس نے اشارہ فرمایا اپنی دونوں انگشت شہادت سے یا یہ کہ تحقیق میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں اور تحقیق تم میرے پیچھے پہنچنے والے ہو اور عنقریب تم وارد ہو گے میرے پاس حوض پر اور میں تم کو سوال کروں گا یا جس وقت تم مجھے ملو گے تو میں تم سے اپنی ثقلین (یعنی دونوں گرانقدروں) کے متعلق سوال کرنے والا ہوں گا یا یہ کہ تحقیق میں تم سے سوال کرنے والا ہوں گا۔ اپنی دونوں ثقل (گرانقدر) کے متعلق

إِنَّ اللّٰهَ سَائِلِي وَسَائِلُكُمْ فَمَا ذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ، أَوْ إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَإِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ، قِيلَ أَوْ قُلْنَا أَوْ قَالُوا وَمَا الثَّقَلَانِ؛ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كِتَابُ اللّٰهِ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ أَوْ قَالَ، الْأَكْبَرُ أَوِ الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ أَوِ الْأَكْبَرُ مِنْهُمَا أَوْ أَوَّلُهُمَا أَوْ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَالْأَصْغَرُ أَوِ الثَّقَلُ الْأَصْغَرُ أَوْ وَالْآخَرُ عِتْرَتِي فَمَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي فَلْيَسْتَوْصِ بِهِمَا خَيْرًا، أَوْ أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي۔ أَوْ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ أَوْ قَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِتْرَتِي۔ أَوْ إِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكُمْ كَيْفَ خَلَفْتُمُونِي فِي كِتَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِي، أَوْ إِنِّي

جس وقت کہ تم مجھ پر وارد ہو گے۔ کہ تم نے ان دونوں کے حق میں میری کیسی قائم مقامی کی یعنی میری وصیت پر کیا عمل کیا۔ یا یہ کہ اور بتحقیق اللہ مجھ سے بھی پوچھنے والا ہے اور تمہیں بھی پوچھنے والا ہے تو تم اس وقت کیا کہو گے یا یہ کہ تحقیق میں تم سے پہلے حوض پر پہنچنے والا ہوں اور تم میرے بعد حوض پر وارد ہونے والے ہو تو تم غور کرو کیسا سلوک کرو گے میری ثقلین سے؛ کہا گیا۔ یا ہم نے کہا یا انہوں نے کہا۔ اور وہ دونوں ثقل (گرانقدر) کیا ہیں؛ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب خدا جس کا ایک کنارہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے یا یہ کہا الاکبر یا ثقل اکبر یا ان دونوں میں اکبر (بڑا) یا کہا ان دونوں میں پہلا یا یہ کہ ان دونوں میں کا ایک کتاب خدا ہے اور (۲) الاصغر یا ثقل اصغر یا دوسرا میری عترت ہے۔ پس جس نے میرے قبلہ کو قبلہ قرار دیا ہے اور میری دعوت (اسلام) کو قبول کیا ہے۔ چاہیئے کہ وہ ان دونوں کے متعلق اچھی وصیت قبول کرے یا یہ کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کتاب خدا اور اپنی عترت کے متعلق یا یہ کہ تمہیں کتاب خدا اور میری عترت کافی ہے۔ ان دونوں میں کا ایک دوسرے سے بڑا ہے یا یہ کہا کہ تحقیق میں ان دونوں قرآن اور اپنی عترت کے بارے میں تم سے سوال کرنے والا ہوں۔ یا یہ کہ بتحقیق اللہ تم سے اپنی کتاب اور میری عترت کے بارے میں سوال کرنے والا ہے۔ کہ تم نے میری کیسی قائم مقامی کی۔ یا یہ کہ تحقیق میں تم میں چھوڑنے

تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ
بِهِ لَنْ تَضِلُّوا أَوْ مَا إِنْ
أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي
أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ
مِنَ الْآخَرِ، سَبَبٌ مَوْصُولٌ
مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَوْ إِنِّي
تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ
خَلْفِي: كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي
أَوْ قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَمْ
تَضِلُّوا بَعْدَهُ، أَوْ إِنِّي تَرَكْتُ
فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: الثَّقَلَ الْأَكْبَرَ
وَالثَّقَلَ الْأَصْغَرَ، وَأَمَّا الثَّقَلُ
الْأَكْبَرُ فَبِيَدِ اللهِ طَرَفُهُ
وَالطَّرَفُ الْآخَرُ بِأَيْدِيكُمْ
وَهُوَ كِتَابُ اللهِ، إِنْ تَمَسَّكْتُمْ
بِهِ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَذِلُّوا
أَبَدًا أَوْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَلَا
تَضِلُّوا وَلَا تَبَدَّلُوا، أَوْ فَتَمَسَّكُوا
بِهِ لَنْ تَزَالُوا وَلَنْ تَضِلُّوا
وَأَمَّا الثَّقَلُ الْأَصْغَرُ فَعِتْرَتِي
أَهْلُ بَيْتِي أَوْ أَلَا وَعِتْرَتِي أَوْ أُذَ
كِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي. قَالَهَا مَرَّةً أَوْ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

والا ہوں جو کہ اگر تم نے اس کے ساتھ تمسک کیا
تو تم ھرگز گمراہ نہیں ہوگے ۔ یا جو کہ اگر
تم نے اس کو لازم پکڑلیا ۔ تو تم میرے بعد ہرگز
گمراہ نہیں ہوگے ۔ وہ دو امر ہیں ان میں کا
ایک دوسرے سے بڑا ہے ۔ آسمان سے زمین
تک پہنچا ہوا واسطہ ہے ۔ یا یہ کہ تحقیق میں اپنے
پیچھے تمہارے درمیان دو گرانقدر چھوڑنے
والا ہوں: کتاب خدا اور اپنی عترت ۔ یا یہ کہ میں
نے چھوڑ رکھی ہے تمہارے درمیان وہ جس کے
بعد تم گمراہ نہیں ہوگے یا یہ کہ میں نے چھوڑ دی
تم میں دو ثقل: ثقل اکبر اور ثقل اصغر ۔ اور
وہ جو ثقل اکبر ہے ۔ اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ
میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ۔ اور
وہ کتاب خدا ہے ۔ اگر تم نے اس سے
تمسک کیا ۔ تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے ۔ اور ہرگز
کبھی بھی ذلیل نہیں ہوگے ۔ یا یہ کہ تم اس سے
تمسک کرلو ۔ تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور مرض
مہلکہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ ۔ یا یہ کہ تم اس کے ساتھ
تمسک کرو ہرگز علیحدہ نہ کرنا اور ہرگز گمراہ نہ ہونا
اور وہ جو ثقل اصغر ہے تو وہ میری عترت جو
میری اہلبیت ہے یا یہ کہ خبردار اور میری عترت یا
یہ کہ میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں اپنی اہلبیت کے بارے میں
اس کو اس نے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہا ۔

أو: إنّ الله عزّ وجلّ أوحى إليّ إنّي مقبوض، أقول لكم قولًا إن عملتم به نجوتم وإن تركتموه هلكتم. إنّ أهل بيتي وعترتي هم خاصّتي وحامّتي وإنّكم مسئولون عن الثقلين: كتاب الله و عترتي، إن تمسّكتم بهما لن تضلّوا، أو: إنّكم لن تضلّوا إن اتّبعتم واستمسكتم بهما، أو: إنّي تارك فيكم كتاب الله وعترتي أهل بيتي، فهما خليفتان بعدي أحدهما أكبر من الآخر، أو: إنّي تارك فيكم الثقلين كلام الله و عترتي: ألا فتمسّكوا بهما فإنّهما حبلان لا ينقطعان إلى يوم القيامة، وقال (۱)

یا یہ کہ اللہ صاحب عزت و جلال نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تحقیق میں قبض کیا جا نیوالا ہوں میں تمہارے لیے ایسی بات کہتا ہوں. اگر تم نے اس کے مطابق عمل کیا. تو تم نجات پا گئے اور اگر تم نے اس کو چھوڑ دیا. تو تم ہلاک ہو گئے (اور وہ بات یہ ہے) تحقیق میری اہل بیت اور میری عترت. وہ میرے خاص اور میرے مددگار ہیں اور یقیناً تم ہر دو ثقل کتاب خدا اور میری عترت کے بارے میں سوال کئے جانے والے ہو اگر تم نے ان دونوں سے تمسک کیا تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے. یا یہ کہ بتحقیق تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے بشرطیکہ تم ان دونوں سے چمٹے رہے اور انکی پیروی کرتے رہے یا یہ کہ تحقیق میں تم میں خدا کی کتاب اور اپنی عترت جو میری اہل بیت ہے چھوڑ نیوالا ہوں پس وہ دونوں یعنی کتاب خدا اور میری وہ عترت جو میری اہل بیت بھی ہے) میرے بعد خلیفہ (یعنی میرے قائم مقام) ہیں ان میں کا ایک دوسرے سے بڑا ہے یا یہ کہ میں تم میں خدا کا کلام اور اپنی عترت چھوڑ نیوالا ہوں خبردار تم ضرور ان دونوں سے چمٹے رہنا بیشک وہ دونوں ایسی رسیاں ہیں جو قیامت تک منقطع نہیں ہونگیں اور فرمایا (۱)

حاشیہ (۱) رواه الدارقطني و محمد بن جعفر البزاز وابن عقدة والشريف السمهودي واحمد

۱؎ اس کو دارقطنی اور محمد بن جعفر بزاز اور ابن عقدہ اور شریف سمہودی اور احمد بن فضل باکثیر مکی اور محمود شیخانی اور شیخ بن عبد اللہ

اَیُّهَا النَّاسُ یُوْشِكُ اَنْ اُقْبَضَ قَبْضًا سَرِیْعًا فَیُنْطَلَقَ بِیْ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمُ الْقَوْلَ مَعْذِرَةً اِلَیْكُمْ اَلَا اِنِّیْ مُخَلِّفٌ فِیْكُمْ كِتَابَ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِیْ اَهْلَبَیْتِیْ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ هٰذَا عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ، وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَاَسْاَلُهُمَا مَا خَلَفْتُ فِیْهِمَا۔ وَالطَّرِیْقَةُ المرویة لهٰذا الحدیث لعلّها تبلغ ستین طریقًا او اکثر وکلها متفقة علیٰ نقل لفظی الکتاب والعترة	اے لوگو! عنقریب یہ کہ میں جلدی قبض کیا جاؤں گا قبض کیا جانا تو مجھے لے جایا جائیگا اور میں نے تمہاری طرف پیش کر دیا ہے اپنا قول عذر خواہی کے لئے تمہارے آگے۔ آگاہ رہو کہ تحقیق میں تم میں اپنے پروردگار صاحب عزت وجلال کی کتاب اور اپنی عترت جو میری اہل البیت ہے۔ اپنی قائم مقام (جانشین) چھوڑ نیوالا ہوں۔ پھر علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ یہ علیؑ ساتھ قرآن کے ہے اور قرآن ساتھ علیؑ کے ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں۔ پس تم ان دونوں سے پوچھتے رہنا جو کہ میں نے ان دونوں میں ودیعت کیا ہے ——— اس حدیث کے روایت کرنیکا طریقہ غالباً ساٹھ یا زیادہ طرق پر ہے، اور تمام طریقے متفق ہیں الکتاب والعترۃ کے دو لفظ نقل کرنے میں یا بجائے عترت اہل بیتی کے
بقیہ حاشیہ ص ۲۱۔ ابن الفضل باکثیر المکی ومحمود الشیخانی وشیخ بن عبد اللہ العیدروس الیمنی حکاہ عنھم صاحب العبقات ورواہ ایضًا ابن حجر فی الصواعق ص۵، وسلیمان بن ابراھیم الحنفی فی ینابیع المودۃ ص ۳۳	عیدروس یمنی نے روایت کیا ہے۔ جیسے صاحب العبقات نے ان سب سے حکایت کیا ہے اور نیز ابن حجر مکی نے اپنی کتاب صواعق محرقہ کے صفحہ ۵، پر اور سلیمان بن ابراہیم حنفی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ کے صفحہ ۳۳ پر اس کو روایت کیا ہے۔

او اهلبیتی او هما معاً، وهو الاکثر وان اختلفت فی نقل سائر الالفاظ صدراً و ذیلاً کما او ماانا الیها قبلاً۔

وقال ابن حجر فی الصواعق المحرقة :

ثم اعلم ان لحدیث التمسك بذلك طرقاً کثیرة وردت عن نیف وعشرین صحابیاً وفی بعض تلك الطرق انه قال ذلك بعرفة وفی اخر انه قال بغدیر خم وفی اخر انه قال بالمدینة فی مرضه وقد امتلأت الحجرة باصحابه وفی اخر انه قال لما قام خطیباً بعد انصرافه من الطائف ولا تنافی اذ لامانع انه کرر علیهم فی تلك المواطن وغیرها اهتماماً بشان الکتاب العزیز والعترة الطاهرة

وقال ایضاً فی ص ۱۳۶ :

ولهذا الحدیث طرق کثیرة عن بضع وعشرین صحابیاً

نقل کرنے میں یا وہ دونوں (عترتی اہلبیتی) کے اکٹھا ایک ساتھ نقل کرنے میں اور وہ زیادہ تر ہے۔ اور اگرچہ میں نے صدر کلام اور ذیل کلام میں تمام الفاظ کے نقل کرنے میں اختلاف ظاہر کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ہی سے اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اور ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں کہا ہے۔

پھر تو جان لے یہ کہ یہ حدیث تمسک بیس سے زیادہ صحابہ سے بہت سے طریقوں پر وارد ہوئی ہے اور ان بعض طریقوں میں ان نے اسے عرفات میں فرمایا ہے اور دوسری جگہ بعد غدیر خم میں اور آخر کار بیماری کی حالت میں مدینہ میں جبکہ تمام حجرہ صحابہ سے بھرا ہوا تھا۔ اور ایک دوسری جگہ بتحقیق اس نے طائف سے واپس لوٹنے پر جبکہ وہ خطبہ بیان کرنے کو کھڑا ہوا تھا۔ اس حدیث کو بیان فرمایا تھا۔ اور اس میں کوئی منافات نہیں جبکہ کوئی مانع نہیں۔ یقیناً اس نے اسں کو ان صحابہ پر ان جگہوں میں اور اسکے علاوہ اور جگہوں میں ضرور دُہرایا ہے کتاب عزیز اور عترت طاہرہ کی شان کے اہتمام کی خاطر۔ اور نیز اس نے (یعنی ابن حجر نے) صفحہ ۱۳۶ پر بیان کیا ہے۔

اور اسں حدیث تمسک کے لیے نبیس اور انتیس (۲۳ اور ۲۹) کے مابین صحابہ کی طرف سے

لاحاجة لنا ببسطها. وقال سليمان بن ابراهيم البلخي الحنفي في ينابيع المودة نقلاً عن الشريف السمهودي المصري في جواهر العقدين قال بعد ايراد طرق عدة لهذا الحديث:

وفي الباب زيادة عشرين من الصحابة ورواه شمس الدين السخاوي في الاستجلاب عن ابي سعيد الخدري وزيد بن ارقم ثم قال:

وفي الباب عن جابر وحذيفة بن اسيد وخزيمة بن ثابت وسهل بن سعد وضميرة وعامر بن ليلى وعبد الرحمن بن عوف وعبد الله بن عباس وعبد الله بن عمر وعدي بن حاتم وعقبة بن عامر وعلي بن ابيطالب وابي ذر وابي رافع وابي شريح الخزاعي وابي قدامة الانصاري وابي هريرة وابي الهيثم بن التيهان ورجال من قريش وام سلمة وام هانية بنت

بہت سے روایت کرنے کے طریقے ہیں جن کو ہمیں شرح بسط سے بیان کرنے کی چنداں کوئی حاجت نہیں۔ اور سلیمان بن ابراہیم بلخی حنفی نے ینابیع المودۃ میں شریف سمہودی مصری سے جواہر العقدین سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اس نے اس حدیث کے لئے بہت سے طریقوں کی تعداد بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

اور بیس سے زیادہ صحابیوں کے باب میں اور شمس الدین سخاوی نے استجلاب میں ابی سعید خدری اور زید بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ اور پھر کہا ہے:

اور اسی باب میں ہے کہ جابر اور حذیفہ بن اُسید و خزیمہ بن ثابت و سہل بن سعد اور ضُمیرہ اور عامر بن لیلیٰ اور عبد الرحمان بن عوف اور عبد اللہ بن عباس اور اور عبد اللہ بن عمر و عدی بن حاتم و عقبہ بن عامر اور علی بن ابیطالب اور ابوذر اور ابورافع اور ابوشریح خزاعی اور ابوقدامۃ انصاری اور ابوہریرہ اور ابوالہیثم بن التیہان اور قریش میں اور بھی مرد ہیں اور ام سلمہ اور ام ہانیہ بنت ابی طالب (خدا کی خوشنودی

ابیطالب رضوان اللہ علیہم انتھی
کلام شمس الدین السخاوی[1] علی ما
حکاہ عنہ السید میر حامد حسین
الھندی صاحب العبقات فی الجزء
الثانی من حدیث الثقلین۔
وقال صاحب العبقات:
ورواہ علی بن ابیطالب علیہ
السلام وحسن بن علی المجتبیٰ
علیہ السلام وسلمان الفارسی
وابوذر الغفاری وابن عباس
وابو سعید وجابر بن عبداللہ
الانصاری وابو الھیثم بن التیھان
وحذیفۃ بن الیمان وابو رافع

ان کے سب کے شامل حال ہو) سے یہ حدیث
مروی ہے۔ پس ختم ہوئی کلام شمس الدین،
سخاوی کی[1] اس پر جو حکایت بیان کیا ہے۔
اس سے سید میر حامد حسین ھندی صاحب العبقات
نے دوسرے جزء میں حدیث ثقلین
سے۔ اور صاحب العبقات نے بیان کیا ہے۔
اور (رسول خدا سے) روایت کیا ہے اس
(حدیث ثقلین) کو علی بن ابیطالب علیہ السلام نے
اور حسن بن علی المجتبیٰ علیہ السلام نے اور سلمان
فارسی اور ابوذر غفاری اور ابن عباس اور
ابوسعید اور جابر بن عبداللہ انصاری اور
ابوالھیثم بن التیھان اور حذیفہ بن الیمان
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حاشیہ[1]۔ وقال السخاوی بعد نقل الحدیث
عن الترمذی واحمد والطبرانی وابو
یعلی موصلی اخرجہ مسلم ایضاً لکن النسائی
باللفظ الاول واحمد والدارمی فی مسند
یھما وابن خزیمۃ فی صحیحہ وآخرون
کلھم من حدیث ابی حیان التیمی یحیی بن
سعید بن حیان عن یزید بن حیان و
اخرجہ الحاکم من حدیث الاعمش
(العبقات)

[1] سخاوی نے ترمذی اور احمد اور طبرانی اور
ابویعلی موصلی سے بعد حدیث کے نقل کرنے کے کہا ہے
اس کو مسلم نے بھی بیان کیا ہے اور ایسا ہی نسائی نے بھی
پہلے لفظ کے ساتھ اور احمد اور دارمی نے اپنی اپنی مسندوں
میں اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور دوسروں نے بھی اس
حدیث کو ابی حیان تیمی بن سعید بن حیان سے بواسطہ
روایت یزید ابن حیان کے اور حاکم نے اس کو
اعمش کی حدیث سے ذکر کیا ہے۔
(العبقات)

مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحذیفۃ ابن اسید الغفاری وخزیمۃ بن ثابت ذوالشہادتین و زید بن ثابت وابو ہریرۃ وعبد اللہ بن حنطب وجبیر بن مطعم والبراء بن عاذب وانس بن مالک وطلحۃ بن عبید اللہ التمیمی وعبد الرحمٰن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعمرو بن العاص وسہل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبۃ بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو شریح الخزاعی وابو قدامۃ الانصاری وابو لیلی الانصاری وضمیرۃ الاسلمی وعامر بن لیلی بن ضمرۃ والمعصومۃ الکبریٰ فاطمۃ الزہرا وام سلمۃ وام ہانی ومدارک روایات ہٰؤلاء الصحابۃ والصحابیات مضافاً الی ما تقدم:

ما رواہ صاحب العبقات فی الجزء الاول من حدیث الثقلین عن جماعۃ کثیرۃ من اکابر علماء المذاہب فی کل

غلام ابو رافع اور حذیفۃ ابن اسید غفاری اور خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین اور زید بن ثابت اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن حنطب اور جبیر بن مطعم اور براء بن عاذب اور انس بن مالک اور طلحۃ بن عبید اللہ التمیمی اور عبدالرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عمرو بن العاص اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم اور عقبۃ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو شریح خزاعی اور ابو قدامۃ انصاری اور ابو لیلیٰ انصاری اور ضمیرۃ اسلمی اور عامر بن لیلیٰ بن ضمرۃ اور معصومہ کبریٰ فاطمۃ الزہرا اور ام سلمہ اور ام ہانی نے۔ اور تمام صحابہ وصحابیات کی روایت کا مدرک انکی طرف مضاف ہے جو پہلے بیان ہو چکا:

جو صاحب العبقات نے پہلے جزء میں حدیث ثقلین سے ہر زمانہ اور ہر صدی میں مذاہب اسلامیہ کے بڑے بڑے جید علماء کی بہت بڑی جماعت

عصرٍ ومائة - فالمائة الاولى و
هى المائة الثانية من الهجرة رواه
عن جماعة منهم : سعيد بن
مسروق سنة ۱۲۶ وسليمان
ابن مهران المعروف بالاعمش
سنة ۱۴۲-۱۴۷ ومحمد بن اسحاق
بن يسار المدني سنة ۱۵۱ وعتبة
بن مسعود الكوفي المسعودي و
عبد الله بن نمير الهمداني سنة
۱۹۹ الى ان عدّ سبعة عشر
عالمًا منهم في تلك المائة
(الثانية)

المائة الثالثة منهم :
ابو عامر عبد الملك بن عمرو العقدي
۲۰۴ھ وابو بكر عبد الله ابن محمد
المعروف بابن ابي شيبة ۲۳۵ھ
واحمد بن حنبل الشيباني ۲۴۱ھ
وابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن
الدارمي ۲۵۵ھ ومسلم بن الحجاج
النيسابوري ۲۶۱ھ وابو عيسى
محمد بن عيسى بن سورة الترمذي
۲۷۹ھ الى ان عدّ خمسة و
ثلثين من اكابر العلماء فى تلك المائة

سے روایت کیا ہے پس پہلی صدی اور
وہ ہجرت سے دوسری صدی ہے اور اسکو
اس نے روایت کیا ہے ایک جماعت سے کہ انمیں
سے ہیں۔ سعید بن مسروق ۱۲۶ ہجری میں اور
سلیمان بن مہران جو کہ اعمش کے نام سے مشہور ہے
۱۴۲-۱۴۷ ہجری میں۔ اور محمد بن اسحاق
بن یسار مدنی ۱۵۱ ہجری میں اور عتبہ بن
مسعود کوفی مسعودی اور عبد اللہ بن نمیر
ہمدانی ۱۹۹ ہجری میں یہاں تک کہ اس
صدی میں ان میں سے سترہ عالم شمار
کئے ہیں۔

تیسری صدی میں انمیں سے ہیں:
ابو عامر عبد المالک بن عمرو العقدی ۲۰۴
ہجری میں اور ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف
بابن ابی شیبہ ۲۳۵ ہجری میں۔ اور
احمد بن حنبل شیبانی ۲۴۱ ہجری میں
اور ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمان
دارمی ۲۵۵ ہجری میں اور مسلم بن الحجاج
نیشاپوری ۲۶۱ ہجری میں اور ابو عیسے محمد
بن عیسے بن سورۃ ترمذی ۲۷۹ ہجری
میں یہاں تک کہ اس نے اس (تیسری) صدی
میں بڑے بڑے پینتیس عالم شمار کئے ہیں۔

المائة الرابعة منهم: ابو جعفر محمد بن جریر طبری ۳۱۰ھ وابو عمر احمد بن عبد الله القرطبی ۳۲۸ھ و ابو العباس احمد بن محمد بن سعید المعروف بابن عقدة ۳۳۲ھ وابو منصور محمد بن احمد بن طلحة الازهری اللغوی ۳۷۰ھ وابو الحسن علی بن عمر بن احمد الدارقطنی ۳۸۹ھ الی ان عدّو احدًا وعشرین من اکابر تلک المائة.

المائة الخامسة منهم: ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحاکم النیسابوری ۴۰۵ھ وابو اسحٰق احمد بن محمد بن ابراهیم الثعلبی ۴۳۷ھ وابو نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی ۴۳۰ھ وابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی ۴۸۸ھ وابو الحسن علی بن محمد بن الطیب الجلالی المعروف بابن المغازلی ۴۸۳ھ الی ان عدّ ثلثة عشر من اکابرهم فی تلک المائة.

المائة السادسة منهم: ابو محمد الحسین مسعود الفراء البغوی

چوتھی صدی میں ان میں سے ہیں:
ابو جعفر محمد بن جریر طبری ۳۱۰ ہجری میں اور ابو عمر احمد بن عبد اللہ قرطبی ۳۲۸ ہجری میں اور ابو العباس احمد بن محمد بن سعید جو کہ ابن عقدہ کے نام سے مشہور ہے ۳۳۲ ہجری میں اور ابو منصور محمد بن احمد بن طلحۃ الازہری لغوی ۳۷۰ ہجری میں اور ابو الحسن علی بن عمر بن احمد دارقطنی ۳۸۹ ہجری میں یہاں تک کہ اس صدی میں اس نے بڑے بڑے علماء میں سے اکیس شمار کئے ہیں۔

پانچویں صدی میں ان میں سے ہیں:
ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری ۴۰۵ ہجری میں اور ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ۴۳۷ ہجری میں اور ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی ۴۳۰ ہجری میں اور ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی ۴۸۸ ہجری میں اور ابو الحسن علی بن محمد بن طیب جلابی جو کہ ابن مغازلی کے نام سے مشہور ہے ۴۸۳ ہجری میں یہاں تک اس صدی کے بزرگوں میں سے اس نے تیراں شمار کئے ہیں۔

چھٹی صدی میں ان میں سے ہیں:
ابو محمد الحسین مسعود الفراء البغوی جو کہ

المعروف بمحی السنة ۵۱۶ھ وابو البرکات عبد الوهاب بن المبارك بن احمد الانماطی البغدادی ۵۶۷ھ وابو المؤید موفق بن احمد المکی المعروف باخطب خوارزم ۵۷۱ھ وابو القاسم علی بن الحسین بن هبة الله المعروف بابن عساکر ۵۷۱ھ وسراج الدین ابو محمد علی بن عثمان بن محمد الاوشی الفرغانی الحنفی ۵۶۹ھ الی ان عد ثلثة عشر من اکابر تلك المائة المائة السابعة منهم:

مبارك بن محمد بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاثیر الجزری ۶۰۶ھ وابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاثیر الثانی) ۶۳۰ھ وضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی ۶۴۳ھ وشمس الدین ابو المظفر یوسف بن سبط بن الجوزی ۶۵۴ھ ونظام الدین حسن بن محمد بن الحسین القمی النیسابوری المعروف بالنظام الاعرج الی ان عد ستة عشر

محی السنۃ کے نام سے مشہور ہے ۵۱۶ ہجری میں اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک بن احمد انماطی بغدادی ۵۶۷ ہجری میں اور ابو المؤید موفق بن احمد مکی جو کہ اخطب خوارزم کے لقب سے مشہور ہے ۵۷۱ ہجری میں اور ابو القاسم علی بن الحسین بن ہبۃ اللہ جو کہ ابن عساکر کے نام سے مشہور ہے ۵۷۱ ہجری میں اور سراج الدین ابو محمد علی بن عثمان بن محمد اوشی فرغانی حنفی ۵۶۹ ہجری میں یہاں تک کہ اس نے اس صدی کے بزرگوں میں سے تیرہ کو شمار کئے ہیں.

ساتویں صدی میں ان میں سے ہیں:

مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم جو کہ ابن اثیر جزری کے نام سے مشہور ہے ۶۰۶ ہجری میں اور ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن عبد الکریم جو کہ (یہ بھی) ابن اثیر جزری کے نام سے مشہور ہے ۶۳۰ ہجری میں اور ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد مقدسی حنبلی ۶۴۳ ہجری میں اور شمس الدین ابو المظفر یوسف بن سبط بن جوزی ۶۵۴ ہجری میں اور نظام الدین حسن بن محمد بن حسین قمی نیشاپوری جو کہ نظام اعرج کے لقب سے مشہور ہے یہاں تک کہ اس نے اس صدی میں سولہ (۱۶) بزرگوں کے نام شمار

من اکابرهم فی تلك المائة.

المائة الثامنة منهم:

صدر الدین ابو المجامع ابراهیم بن محمد بن المؤید الحموی ۷۲۲ھ وعلاؤ الدین علی بن محمد بن ابراهیم البغدادی المعروف بالخازن ۷۴۱ھ وشمس الدین ابو عبد الله محمد بن احمد الذهبی ۷۴۸ھ واسمٰعیل بن کثیر الدمشقی ۷۷۶ھ: وسعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی ۷۹۱ھ الی ان عد ستة عشر من اکابرهم فی تلك المائة.

المائة التاسعة منهم:

مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی ۸۱۷ھ ومحمد بن محمود الحافظی البخاری المعروف بخواجه پارسا ۸۲۲ھ وملك العلماء شهاب الدین الدولتابادی ۸۴۹ھ الی ان عد خمسة من اکابرهم فی تلك المائة

المائة العاشرة منهم:

جلال الدین عبد الرحمن بن ابی

کئے ہیں.

آٹھویں صدی میں ان میں سے ہیں:

صدر الدین ابو المجامع ابراہیم بن محمد بن مؤید حموی ۷۲۲ ہجری میں اور علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی جو کہ خازن کے لقب سے مشہور ہے ۷۴۱ ہجری میں اور شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی ۷۴۸ ہجری میں، اور اسماعیل بن کثیر دمشقی ۷۷۶ ہجری میں اور سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی ۷۹۱ ہجری میں. یہاں تک کہ اس صدی میں اس نے سولہ بزرگوں کے نام شمار کئے ہیں.

نویں صدی میں ان میں سے ہیں:

مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی، شیرازی ۸۱۷ ہجری میں اور محمد بن محمود حافظی بخاری جو کہ خواجہ پارسا کے لقب سے مشہور ہے ۸۲۲ ہجری میں اور ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی ۸۴۹ ہجری میں یہاں تک کہ اس نے اس صدی میں پانچ بزرگوں کے نام شمار کئے ہیں — دسویں صدی میں ان میں سے ہیں:

جلال الدین عبد الرحمن ابی بکر سیوطی ۹۱۱

بکر السیوطی ۹۱۱ھ و نور الدین
علی بن عبد اللہ السمہودی ۹۱۱ھ
وشمس الدین محمد العلقمی ۹۲۹ھ
وشہاب الدین احمد بن محمد
بن علی بن حجر الھیتمی المکی
۹۷۴ھ و محمد الطاہر الفتنی
الکجراتی ۹۸۶ھ الی ان عد سبعة
عشر من اکابرھم فی تلک المائة
المائة الحادیة عشرة منھم:
علی بن سلطان محمد المعروف
بعلی القاری ۱۰۱۴ھ وعبد الرؤف
بن تاج العارفین المناوی ۱۰۳۱ھ
و نور الدین علی بن ابراھیم بن
احمد بن علی الحلبی الشافعی ۱۰۴۴ھ
واحمد بن الفضل بن محمد باکثیر
المکی ۱۰۴۷ھ وشہاب الدین احمد
بن محمد بن عمر الخفاجی المصری
الحنفی ۱۰۴۷ھ الی ان عد احد
عشر من اکابرھم فی تلک المائة
المائة الثانیة عشرة منھم:
احمد افندی الشہیر
بالمنجم باشی ۱۱۱۳ھ و محمد بن
عبد الباقی بن یوسف الازھری

ہجری میں، اور نور الدین علی بن عبداللہ
سمہودی ۹۱۱ ہجری میں اور شمس الدین
محمد علقمی ۹۲۹ ہجری میں اور شہاب الدین
احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی
۹۷۴ ہجری میں اور محمد طاہر فتنی
گجراتی ۹۸۶ ہجری میں۔ یہاں تک
کہ اس صدی کے بزرگوں میں سے اس نے
سترہ شمار کئے ہیں۔
گیارھویں صدی میں ان میں سے ہیں:
علی بن سلطان محمد جو کہ علی قاری کے
نام سے مشہور ہے ۱۰۱۴ ہجری میں
اور عبدالرؤف بن تاج العارفین مناوی
۱۰۳۱ ہجری میں اور نور الدین علی بن ابراہیم
بن احمد بن علی حلبی شافعی ۱۰۴۴ ہجری
میں اور احمد بن فضل بن محمد باکثیر مکی
۱۰۴۷ ہجری میں اور شہاب الدین احمد
بن محمد بن عمر خفاجی مصری حنفی ۱۰۴۷
ہجری میں، یہاں تک کہ اس صدی کے بزرگوں
میں سے اس نے گیارہ کے نام شمار کئے ہیں۔
بارھویں صدی میں سے ان میں سے ہیں:
احمد آفندی جو کہ منجم باشی کے نام سے
مشہور ہے ۱۱۱۳ ہجری میں اور محمد
بن عبدالباقی بن یوسف ازھری زرقانی

الزرقانی المالکی [1] ۱۱۲۲ھ وولی الدین	مالکی [1] ۱۱۲۲ ہجری میں اور ولی الدین
حاشیہ نمبرا ۔ قال محمد بن عبد الباقی الازھری الزرقانی المالکی فی السراج المنیر فی شرح الجامع الصغیر: (قولہ) اذکرکم اللہ فی اھلبیتی ثلاثا قال الحکیم الترمذی: حض علی التمسک بھم لان الامر لھم معاینۃ فھم ابعد عن المحنۃ وھذا عام ارید بہ الخاص وھم العلماء العاملون منھم فخرج الجاھل والفاسق الی ان قال: قال فخر الدین الرازی جعل اللہ اھلبیتہ مشارکین لہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فی خمسۃ اشیاء فی المحبۃ وتحریم الصدقۃ و الطھارۃ والسلام والصلوٰۃ لم یقع ذلک لغیرھم وقال ایضًا فی الکتاب المذکور: زاد فی روایۃ کھاتین واشار باصبعیہ وفی ھذا مع قولہ اولا انی تارک فیکم تلویح بل تصریح بانھما کتوامین خلفھما ووصّٰی امتہ بحسن معاملتھا الخ	[1] محمد بن عبد الباقی ازھری زرقانی مالکی نے جامع صغیر کی شرح میں سراج منیر میں بیان کیاہے حضرت کا تین بار فرمانا " میں تمہیں اپنی اہلبیت کے بارے میں خدا یاد دلاتا ہوں"۔ حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ اس سے حضرت نے ان کے ساتھ تمسک کرنے کی ترغیب و تاکید پر زور دیا ہے اس لئے کہ ان کے لئے یہ حکم کہ خود دیکھ لینا سمجھ کر مشقت و آزمائش سے دور ہے ، اور یہ عام حکم ہے۔ اس سے خاص مراد ہے اور وہ ان میں سے عالم باعمل ہیں۔ پس (اس عالم باعمل کی قید سے) جاہل اور فاسق نکل گئے یہاں تک بیان کرنیکے بعد اس (حکیم) نے کہا: فخر الدین رازی نے کہاہے کہ خدا نے اُس کی اہلبیت کو اس کیساتھ پانچ چیزوں میں شریک وشامل کیاہے (۱) محبت اور (۲) صدقہ کے حرام ہونے اور (۳) طہارت (۴) وسلام اور (۵) صلوٰۃ میں اور یہ ان کے غیر کیلئے ثابت نہیں ہے اور کتاب مذکور میں اس نے یہ بھی کہاہے: اور اس نے روائیت میں (اتنا اور) زیادہ کیاہے "بمانند ان دونوں کے اور اس نے (یعنی نبی کریمؐ نے) اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور اسمیں بعہ اس کے پہلے قول " اِنّی تارکٌ " کے تلویح (اشارہ) ہے۔ بلکہ تصریح (کھلم کھلا) ہے کیونکہ وہ دونوں مانند دو ایک ساتھ پیدا ہونیوالوں کے ہیں اور اس نے اپنی امت کو ان دونوں سے اچھا برتاؤ کرنیکی وصیت فرمائی ہے۔

عبدالرحمٰن الدهلوی ۱۱۷۰ھ ومحمد بن اسمٰعیل الامیر الیمانی الصنعانی ۱۱۸۲ھ ومحمد بن علی الصبان الی ان عدّ ثلٰثة عشر من اکابرهم فی تلک المائة.

المائة الثالثة عشرة منهم: محمد مبین بن محب الله اللکهنوی ۱۲۰۲ھ وولی الله بن حبیب الله اللکهنوی ورشید الدین خان دهلوی وسلیمان بن ابراهیم المعروف بخواجه کلاں الحسینی البلخی الحنفی المعاصر والمولوی صدیق خان المعاصر الی ان عدّ عشرة من اکابرهم فی تلک المائة ورواه فی الجزء الثانی من حدیث الثقلین عن اکثر من مائة

عبدالرحمان دهلوی ۱۱۷۰ ہجری میں اور محمد بن اسماعیل امیر یمانی صنعانی ۱۱۸۲ ہجری میں اور محمد بن علی صبان۔ یہاں تک کہ اس صدی کے بزرگوں میں سے اس نے تیراں شمار کئے ہیں۔

تیرھویں صدی میں ان میں سے ہیں: محمد مبین بن محب اللہ لکھنوی ۱۲۰۲ ہجری میں اور ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی اور رشید الدین خان دہلوی اور سلیمان بن ابراہیم جوکہ خواجہ کلاں حسینی بلخی حنفی معاصر کے نام سے مشہور ہے اور مولوی صدیق خان معاصر۔ یہاں تک کہ اس صدی کے بزرگوں میں سے اس نے دس کے نام شمار کئے ہیں۔

اور اس نے دوسرے جزء میں حدیث ثقلین کو زید بن ارقم سے متعدد طرق سے نقل کیا ہے...

بقیہ ص۳۳ . وقد مرّ نظیر هذا الکلام قبل رویناه عن المناوی فی فیض القدیر فراجع. وقال محمد بن اسمٰعیل الامیر الیمانی فی روضة فی شرح التحفة وحدیث الثقلین قد اخرجه ائمة المسانید عن اکثر من عشرة او عشرین من الصحابة ؏

اس کلام کی نظیر پہلے گذر چکی ہے۔ ہم نے اسے مناوی سے فیض القدیر میں روایت کیا ہے پس تو وہاں رجوع کر اور محمد بن اسماعیل امیر یمانی نے روضہ میں تحفہ کی شرح میں کہا ہے کہ حدیث ثقلین کو ائمہ مسانید نے دس یا بیس سے زیادہ صحابہ سے اپنی اپنی مسندوں میں روایت کیا ہے۔

من علماء المذاهب من المأة الثانية الى المأة الثانية عشرة عن زيد بن ارقم بطرق متعددة وعبارات شتیٰ۔

واما ما رواه بعض الاعلام فی تفسير اٰية الاعتصام[۱] فان كان المراد منه ما روى عن الامام مالك فى الموطا[۲] بلاغاً وعن الطبرانى فى الكبير وابن هشام فى السيرة وابن حجر فى الصواعق موصلاً فقد ظهر مما قدمناه انه غير حديث الثقلين قطعاً وكذا يظهر مما ذكره ابن حجر وكمال الدين الجهرمى وصاحب المرقاة فى الصواعق والمنح المكية والبراهين القاطعة والمرقاة۔

مختلف عبارتوں سے سو سے زیادہ علماءِ مذاہب سے روایت کیا ہے۔

اور

لیکن وہ جو بعض علماء نے آیت اعتصام کی تفسیر میں بیان کیا ہے[۱] اگر اس سے وہ مراد ہو۔ جو موطا[۲] میں امام مالک سے بلاغاً روایت کیا گیا ہے۔ اور طبرانی سے کبیر میں اور ابن ہشام سے سیرت میں اور ابن حجر سے صواعق میں مرسلاً۔ تو پس واضح ہو گیا اس سے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ وہ قطعی طور پہ حدیث ثقلین کے علاوہ ہے اور ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے اس سے جو ابن حجر اور کمال الدین جہرمی اور صاحب مرقات نے صواعق اور منح مکیہ اور براہین قاطعہ اور مرقات میں بیان کیا ہے۔

حاشیہ [۱] السنة الثالثة فى العدد الاول من رسالة الاسلام [۲] للموطا فى هامش مصابيح السنة فى الجزء الثانى ص ۱۹۷ حدثنى عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنة نبيه د

[۱] رسالۃ الاسلام کے تیسرے سال کے پہلے شمارہ میں [۲] مصابیح السنۃ کے جزء ثانی میں ص ۱۹۷ پہ موطا میں حاشیہ پر۔ مالک سے مجھے خبر ملی ہے کہ اسے پہنچا یہ کہ رسولِ خدا صلعم نے فرمایا: میں نے تم میں دو امر چھوڑے ہیں۔ تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ اگر تم نے ان دونوں کتاب خدا اور اس کے نبی کی سنت سے تمسک کیا۔

قال ابن حجر في مواضع من الصواعق،
منها بعد قوله : وفي رواية كتاب الله
وسنتي قال : وهي المراد من الاحاديث
المقتصرة على الكتاب لان السنة
مبينة له فاغنى ذكره عن ذكرها
ومنها قوله :

اذ لا مانع من انه صلى الله عليه و
آله وسلم كرر عليهم ذلك في تلك
المواطن اهتماماً بشان الكتاب العزيز
والعترة الطاهرة .

ومنها قوله : تنبيه سمى رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم القرآن و
عترته وهي بالمثناة الفوقية
الأهل والنسل والرهط الادنون ثقلين
لان الثقل كل نفيس خطير مصون
وهذان كذلك اذ كل منهما معدن
للعلوم الدينية والاسرار والاحكام
الشرعية ولذا حث صلى الله عليه
وآله وسلم على الاقتداء بهم و
التعلم منهم وقال : الحمد لله
الذي جعل الحكمة فينا اهل البيت
الى ان قال : ويؤيده الخبر السابق
ولا تعلموهم فانهم اعلم منكم و

ابن حجر نے صواعق میں چند مقامات میں
بیان کیا ہے چنانچہ اسمیں بعد اس کے قول کے ہے
اور ایک روایت میں کتاب اللہ و سنتی ہے اس
نے کہا ہے : اور وہ مراد ہے ان حدیثوں سے
جو کتاب پر اکتفا کرنیوالی ہیں کیونکہ سنت کی بنا ہی
کتاب پر ہے پس کتاب کے ذکر نے اس (یعنی سنت) کے ذکر
کو غیر ضروری کر دیا ہے ! اور اسمیں سے اس کا بیان کرنا
جبکہ کوئی مانع نہیں اس سے کہ یقیناً رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اس کو ان پر ان مقامات میں کتاب عزیز اور
عترت طاہرہ کی شان کے اہتمام کے لیے بار بار دہرایا ہے
اور اسمیں سے اس کا قول : تنبیہ ۔ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے قرآن اور اپنی عترت کو ثقلین نام دیا
ہے ۔ اور وہ یعنی (عترت) اوپر دو نقطوں تا کے
ساتھ اہل اور نسب اور قریب ترین نسبی رشتہ دار
ہیں . کیونکہ ثقل سے مراد ہر نفیس . عالی مرتبہ اور
گناہوں سے پاک ہے اور یہ دونوں (یعنی کتاب خدا
اور عترت رسول) اسی طرح ہیں جبکہ ہر ایک ان دونوں میں
سے علوم دینیہ اور اسرار و احکام شرعیہ کی کان ہے ۔
اس لئے ہی تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اقتدا
اور ان سے علم سیکھنے پر زور دیا ہے اور فرمایا اللہ
ہی کے لیے حمد ہے جس نے ہم اہل بیت میں حکمت بھر دی ۔
یہاں تک فرمایا اور سابق خبر بھی اسکی تائید کرتی ہے
اور ان کو نہ سکھلاؤ وہ تم سے زیادہ عالم ہیں اور

تميزوا بذلك عن بقية العلماء لأن
الله اذهب عنهم الرجس وطهرهم
تطهيرًا وشرفهم بالكرامات الباهرة
والمزايا المتكاثرة وقد مر بعضها
وسيأتي الخبر الذي في قريش
وتعلموا منهم فانهم اعلم منكم
فاذا ثبت هٰذا العموم لقريش
فاهل البيت اولى منهم لانهم
امتازوا عنهم بخصوصيات لا
يشاركهم فيها بقية قريش وفي
احاديث الحث على التمسك باهل
البيت اشارة الى عدم انقطاع
متاهل منهم للتمسك به الى
يوم القيامة كما ان الكتاب العزيز
كذلك ولهذا كانوا امانا لاهل
الارض كما يأتي.

ويشهد لذلك الخبر السابق
في كل خلف من امتي عدول من
اهل بيتي الى آخره ثم احق من
يتمسك به منهم: امامهم وعالمهم
علي بن ابي طالب كرم الله وجهه لما
قدمناه من مزيد علمه ودقائق
مستنبطاته، ومن ثم قال ابوبكر:

از روئے اس (نص) کے باقی تمام علماء سے ممتاز
ہیں۔ کیونکہ خدا نے ان سے رجس (باطنی و ظاہر پلیدی)
کو دور کر دیا ہے۔ اور انہیں ابتداء پیدائش سے
پاک پیدا کر رکھا ہے پاک پیدا کرنے کا حق اور خدا نے
انہیں کرامات باہرہ اور بہت سی فضیلتوں سے
مشرف کر رکھا ہے اور ان کرامتوں اور فضیلتوں
میں سے بعض کا ذکر گذر چکا ہے اور عنقریب یہ
آتی ہے وہ خبر جو قریش کے بارے میں ہے "اور تم
ان سے سیکھو کیونکہ وہ تم سے زیادہ عالم ہیں" پس
جبکہ یہ عمومیت قریش کے لیے ثابت ہو گئی۔ تو
اہل البیت کو ان سے بہتر ہیں۔ کیونکہ وہ ان خصوصیات
کی وجہ سے ان سے ممتاز ہیں۔ جن میں بقیہ قریش ان
کے شریک نہیں اور اہل البیت کیساتھ تمسک کرنے پر زور
دینے والی حدیثوں میں اس امر کا اشارہ ہے کہ قیامت
تک ان میں سے ایک ایک اہل کا جس سے تمسک واجب ہے
موجود رہنا ثابت ہے جیسا کہ کتاب عزیز بھی اسی طرح (موجود) ہے
اور اس لئے وہ زمین کے رہنے والوں کیلئے امان ہیں جیسا کہ آ رہا ہے
اور گذشتہ خبر اس پر شاہد ہے میری امت سے ہر
خلف (زمانہ و گروہ) میں آخر تک میری اہلبیت میں
سے ایک عدول (عادل امام) کا موجود ہونا ضروری ہے
پھر سب سے زیادہ حقدار قابل ان میں سے جس کے ساتھ
تمسک کیا جاتے: وہ ان کا امام اور ان کا عالم علی بن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ ہے ہم نے اسے اس کے علم

علىٰ عترة رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم اى الذين حث على التمسك
بهم تخصه لما قلناه كذلك خصّه
صلى الله عليه وآله وسلم بما مرّ
يوم غدير خم ومنها بعد قوله صلى
الله عليه وآله وسلم لا تقدموهما
فتهلكوا ولا تقصروا عنهما فتهلكوا
ولا تعلموهم فانهم اعلم منكم قال:
وقوله دليل على أن من تاهل
منهم للمراتب العلية والطائف
الدينية كان مقدّمًا على غيره
ومنها قوله في المنح المكية في
شرح قصيدة الهمزية:
آل بيت النبي أن فؤادي
ليس يسليه عنكم التاسى[1]

کی زیادتی اور اس کے مستنبطات کے باعث مقدم کیا ہے
اور جہاں کہیں ابوبکر نے کہا ہے: علیٰ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی عترت ہیں یعنی وہ لوگ جن کے ساتھ
تمسک کرنے پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور دیا ہے تو اس نے
یعنی (ابوبکر نے) اس کو (یعنی علیؑ کو) مخصوص کیا ہے اس وجہ سے
جو کہ ہم نے کہا ہے اور اسی طرح اس کو (یعنی علیؑ کو) جیسا کہ بیان
ہو چکا ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر
کے دن مخصوص کیا تھا! اور انہیں سے ہی بعد اس کے فرمان
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "تم ان سے آگے نہ بڑھو ورنہ تم ہلاک
ہو جاؤ گے۔ اور ان دونوں (یعنی کتاب خدا اور میری
اہلبیت) میں سے کسی ایک کی پیروی سے بھی باز نہ رہنا ورنہ تم
ہلاک ہو جاؤ گے اور تم انہیں نہ سکھلاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ عالم
ہیں۔ اس نے کہا: اور حضرت کا یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ
انہیں سے جو مراتب عالیہ اور لطائف دینیہ کا سب سے زیادہ اہل و مستحق ہو وہ اپنے
غیر پر مقدم ہے اور انہیں سے ہی اس کا قول منح مکیہ میں قصیدہ ہمزیہ کی
شرح میں ۔ اے اہلبیت نبی تحقیق میرے دل کو تم سے جدا ہونا
تسلی نہیں دیتا۔

حاشیہ [1] وقال بدرالدين الرومي
في تاج الدرة في شرح قصيدة
البردة) عند قول البوصيري:
دعا (نبيّ اي) الى الله فالمستمسكون
به (اي باهل بيت نبي) مستمسكون
بحبل غير منفصم. قال: فالمعتصمون
بدينه والمجيبون لدعوته اعتصام

[1] اور بدرالدین رومی نے تاج الدرۃ میں
قصیدہ "بردہ" کی شرح میں بوصیری کے
محل پر کہا ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے حضور میں
دعا کی ہے کہ اس کے ساتھ (یعنی اہلبیت نبی
کے ساتھ) تمسک کرنے والے ایسی رسی کے ساتھ
چپٹنے والے ہیں جو ٹوٹنے والی نہیں۔ اس نے

قال وفی الحدیث ایضاً: انی تارکٌ فیکم ماان تمسکتم به لن تضلوا بعدی:

ایسا ہی حدیث میں فرمایا ہے: بتحقیق میں تم میں جو چھوڑ نیوالا ہوں۔ اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔

بقیہ حاشیہ ص۳۸۔ حق واجابة صدق معتصمون بسبب من الله متصل الی رضوانه الاکبر من غیر ان یطرا علیه انفصام اصلاً وذلک السبب لیس الا کتاب الله تعالیٰ وعترته نبیه صلی الله علیه وآله وسلم من اهل العفة والطهارة الواجب علی غیرهم مودتهم بعد معرفتهم ایماناً لقوله تعالیٰ: "قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ" وتصدیقاً لقوله صلی الله علیه وآله وسلم "ترکت فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی" وفی روایة "ترکت فیکم ماان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله وعترتی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض" وهذا نص فی المقصود فمن تمسک بکتاب الله تمسک بهم ومن عدل عنهم عدل عن کتاب الله من حیث لا یدری وهو یقول آمنت بکل

(بقیہ حاشیہ) کہاہے: پس اس کے دین کو اور اس کو دعوتِ حق وصدق کو مضبوط پکڑنے والے اور قبول کرنے والے متجابِ خدا ایسے وسیلہ کو پکڑنے والے ہیں جو اس کی سب سے زیادہ خوشنودی کے متصل ہے بغیر اس کے کہ کبھی اس پر ٹوٹنے کا مبالغہ کیا جاسکے اور یہ وسیلہ کتابِ خدا اور اس کے نبی کی عترت کے سوا کوئی نہیں جو کہ اہل عفّت وطہارت ہیں کہ جن کی مودّت بعد ان کی معرفت کے ازروئے ایمان کے ان کے غیر پر واجب ہے بموجب خدا کے قول: "کہدو کہ میں تم سے سوائے اپنے اقربا کی مودّت کے اس (تبلیغ امر رسالت) پر کوئی اور اجر نہیں مانگتا" اور نبیؐ کے قول کی تصدیق کیلئے کہ میں نے تم میں ثقلین (کتابِ خدا اور اپنی عترت) چھوڑی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے جو تم میں چھوڑا ہے۔ اگر تم نے اس سے تمسک کیا۔ تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ اور وہ کتاب خدا اور میری عترت اور وہ دونوں آپس میں ہرگز جدا نہ ہونگیں جب تک کہ وہ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد نہ ہوجائیں اور یہ نص اصل مقصود کے متعلق ہے پس جس کسی نے کتابِ خدا

كتاب الله وعترتي فليتأمل انه صلى الله عليه وآله وسلم قرنهم بالقرآن في ان التمسك بهما يمنع الضلال ويوجب الكمال،

وقال صاحب المرقاة علي القاري في شرح المشكوة في مواضع منه منها بعد ذكر الكتاب.

ومن جملة كتاب الله العمل باحاديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لقوله سبحانه (وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا.)

ومنها قوله :

وقال الطيبي: وقوله صلى الله عليه وآله وسلم (اني تارك فيكم اشارة الى انهما بمنزلة التوامين

(اور وہ ہے) خدا کی کتاب اور میری عترت۔ پس چاہیئے کہ سوچنے والا سوچے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو (یعنی اپنی عترت اہل بیت کو) قرآن کا دامن چولی کا ساتھی قرار دیا اس میں کہ ان دونوں (کتاب خدا اور عترت نبی) سے تمسک کرنا گمراہی سے باز رکھتا ہے اور کمال کو واجب کرتا ہے اور صاحب المرقاۃ علی القاری نے شرح مشکوۃ میں بعض مقامات پر بیان کیا ہے انہیں سے بعد ذکر کتاب کے ہے۔

اور منجملہ کتاب خدا رسول خدا کی حدیثوں پر بموجب اللہ پاک کے قول (ذیل) کے عمل کرنا ہے اور جو رسول تمہیں دے دے لے لو اور جس سے روک دے۔ (رک جاؤ)

اور اس (یعنی صواعق محرقہ) میں سے اس (یعنی ابن حجر) کا قول ہے۔ اور طیبی نے بیان کیا ہے: اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا (میں تم میں چھوڑے جاتا ہوں) اشارہ ہے طرف اسکے کہ بتحقیق وہ دونوں

بقیہ حاشیہ ص۳۹۔ ما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم به من عند الله (فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم) الخ وهذا هو الايمان الكامل۔ (العبقات)

سے تمسک کیا تو اس نے ان (عترت یعنی اہلبیت نبی) سے تمسک کیا اور جس نے ان سے موڑ لیا تو اس نے کتاب خدا سے منہ موڑ لیا اس طرح کہ وہ خود نہیں جانتا حالانکہ وہ زبان سے اقرار کرتا ہے کہ میں ایمان لایا ہوں اس سب پر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کے پاس سے لانا ثابت ہو (خدا خود فرماتا ہے) قسم ہے تیرے پروردگار کی (اے رسول) وہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ وہ تجھے اپنے باہمی جھگڑوں میں حکم نہ قرار دیں پھر جو کچھ بھی تو فیصلہ کر دے تو نہیں وہ اپنی جانوں میں کوئی تنگی نہ محسوس کریں۔ اور (اسکو) مان لیں حق ماننے کا (القرآن جزء ۵ رکوع ۶ سورۃ النساء ر/۴)

م اور یہ ہے وہ کامل ایمان (العبقات)

الخلفين عن رسول الله صلى الله عليه وآله و
سلم وانه يوصي الامة بحسن المعاشرة معهما
وايثار حقهما على انفسهم كما يوصي الاب
المشفق لاولاده و يعضده الحديث
السابق في الفصل الاول (اذكركم الله في اهل
بيتي) كما يقول الاب المشفق (الله الله
في حق اولادي)

ثم قال: اقول الاظهر هو ان اهل البيت
غالبا يكونون اعرف بصاحب البيت واحواله
فالمراد بهم اهل العلم منهم المطلعون على
سيرته الواقفون على طريقته، العارفون
بحكمه وحكمته وبهذا يصلحون ان يكونوا
مقابلا لكتاب الله سبحانه كما قال
(ويعلمهم الكتاب والحكمة) ويؤيده
ما اخرجه احمد في المناقب عن حميد
بن عبد الله بن زيد ان النبي صلى الله عليه
وآله وسلم ذكر عنده قضاء علي بن
ابي طالب عليه السلام فاعجبه وقال
(الحمد لله الذي جعل فينا الحكمة اهل
البيت) انتهى وقال المناوي في فيض
القدير (اني تارك فيكم خليفتين كتاب
الله حبل ممدود ما بين السماء
والارض وعترتي اهل بيتي، وانهما

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوڑ دہاں ہم مرتبہ پیدا
ہونیوالے دو جانشین ہیں اور بتحقیق وہ وصیت فرماتے تھے امت کو
ان دونوں یعنی کتاب خدا اور اپنی عترت) کیساتھ مل جل کر رہنے کی
اور اپنی جانوں پر بھی ان دونوں کے حق کو فضیلت ترجیح دینے کی
ٹھیک جس طرح کہ مہربان باپ اپنی اولاد کو وصیت کرتا ہے اور پہلی
فصل میں بیان کردہ حدیث (میں تمہیں اپنی اہلبیت کے بارے میں خدا یاد
دلاتا ہوں) اسکی مدد کرتی ہے ٹھیک جسطرح کہ مہربان باپ کہتا ہے (میری اولاد
کے حق میں خدا خدا) پھر اس نے بیان کیا کہ: میں کہتا ہوں کہ یہ امر سب سے
زیادہ ظاہر واضح ہے کہ بیشک گھر والے ہی گھر کے مالک کو اور اس کے
حالات کو سب سے زیادہ جانتے ہیں پس ان سے مراد ان میں سے وہ اہل علم ہیں
جو اسکی سیرت سے آگاہ اسکی طریقت سے واقف اس کے حکم اور اسکی
حکمت کے عارف ہیں اور اس سے یہ صلاحیت و درستی لازم آتی
ہے کہ وہ خدا پاک کی کتاب کے مقابل ہوں جیسا کہ خود اس نے (اپنی
کتاب میں) فرمایا ہے (اور وہ انہیں کتاب اور حکمت تعلیم دیتا ہے) اور
اسکی تائید کرتا ہے۔ وہ جو احمد نے مناقب میں حمید بن عبد اللہ
بن زید سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس علی
علیہ السلام کی قضاء کا (یعنی بطور قاضی فیصلہ کرنیکا) ذکر ہوا تو
انہیں بہت پسند آیا اور فرمایا (تمام حمد اسی کیلئے ہے جس نے ہم
میں اہل البیت ہی کو حکمت قرار دیا ہے) ختم ہوئی کلام۔
اور مناوی نے فیض القدیر میں بیان کیا ہے (بتحقیق میں تم
میں دو جانشین چھوڑ نیوالا ہوں۔ کتاب خدا جو کہ آسمان اور
زمین کے مابین دراز رسی ہے اور اپنی وہ عترت جو اہل بیت
ہے اور بتحقیق یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے جب تک کہ

لن یفترقا حتیٰ یردا علیّ الحوض۔ ای الکوثر یوم القیامۃ) وزاد فی روایۃ (کہاتین) و اشارۃ باصبعیہ وفی ھذا مع قولہ اولا انی تارک فیکم تلویح بل تصریح بانہما کنزامین خلفہما ووصی امتہ بحسن معاملتہما وایثار حقہما علی انفسہم والاستمساک بہما فی الدین اما الکتاب فلانہ معدن العلوم الدینیۃ والحکم الشرعیۃ وکنوز الحقائق وخفایا الدقائق واما العترۃ فان العنصر اذا طاب اعان علی فہم الدین فطیب العنصر یؤدی الی حسن الاخلاق وحسنہا یؤدی الی صفاء القلب ونزاھتہ وطہارتہ قال الحکیم (والمراد بعترتہ ھنا العلماء العاملون منہم اذھم الذین لا یفارقون القرآن) ثم قال۔ تنبیہ۔ قال الشریف السمہودی وھذا الخبر یفہم منہ وجود من یکون اھلاً للتمسک من اھل البیت والعترۃ الطاھرۃ فی کل زمان الی قیام الساعۃ حتی یتوجہ الحث المذکور الی التمسک بہ کما ان الکتاب کذالک فلذالک کانوا اماناً لاھل الارض فاذا ذھبوا ذھب اھل الارض۔ انتھی ما حکاہ عنہم

وہ میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں یعنی حوض کوثر پر قیامت کے دن) اور روایت میں بقدر زیادہ کیا (مانند ان دونوں کے) اور اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور اسمیں مع انکے پہلے ارشاد (تحقیق میں تم میں چھوڑے جاتا ہوں) تلویح ہے (اشارہ ہے) بلکہ تصریح ہے (یعنی کھلم کھلا حکم ہے) مانند دو خزانوں کے پیدا ہو جانشینوں کے اور اس نے وصیت کی ہے اپنی امت کو ان دونوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنیکی اور ان دونوں کے حق کو اپنی جانوں پر فوقیت دینے کی اور دین میں ان دونوں سے تمسک کرنے کی. وہ جو کتاب ہے تو وہ اس لیے ہے کہ وہ علوم دینیہ اور حکمہائے شرعیہ اور حقیقتوں کے خزانے اور باریکیوں کے پوشیدہ اسرار کی کان ہے اور وہ جو عترت ہے تو وہ اس لیے کیونکہ عنصر جب پاکیزہ ہوتا ہے تو وہ دین کے سمجھنے میں مدد دیتا ہے پس پاکیزہ ہوتا عنصر کا حسن الاخلاق تک پہنچاتا ہے اور حسن الاخلاق سے دل کی صفائی و نزاہت اور طہارت قائم ہوتی ہے حکیم نے بیان کیا ہے (اور مراد ان کی عترت سے یہاں انہیں سے وہ عالم باعمل ہیں جبکہ وہ علماً و عملاً قرآن سے جدا نہیں ہوتے) پھر فرمایا:۔ تنبیہ۔ شریف سمہودی نے بیان کیا ہے: اور یہ وہ خبر کہ جس سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ ہر زمانہ میں قیامت تک اہل البیت اور عترت طاہرہ میں سے ایک ایک ہستی کا جو کہ لائق تمسک ہو موجود ہونا ثابت ہے یہانتک کہ مذکورہ برانگیختہ کرنا اس کیساتھ تمسک کرنیکی طرف متوجہ ہوتا ہے (یعنی اس کیساتھ تمسک کرنیکی بار بار پرزور تاکید کرنیکی نوبت آئی ہے) جیسا کہ کتاب بھی اسی طرح ہے یعنی اسی لئے ہی وہ زمین کے رہنے والوں کیلئے امان ہیں۔ پس جب وہ چلے

صاحب العبقات فی الجزء الاول من حدیث
الثقلین ورواه صاحب العبقات فی الجزء الثانی
من حدیث الثقلین عن جماعة اخرجوه
بلفظ الاخذ منهم محمد بن سعد البصری
فی کتاب الطبقات وابن راهویه الحنظلی
فی المسند واحمد بن حنبل الشیبانی
فی المسند وابو عیسی الترمذی فی الصحیح
وابو علی التمیمی فی المسند ومحمد بن جریر
الطبری فی کتاب تهذیب الآثار وابو عبدالله
المحاملی فی کتاب الامالی وسلیمان بن احمد
الطبرانی فی المعجم الکبیر وابو اسحق
الثعلبی فی التفسیر ومحی السنة البغوی فی
المصابیح والقاضی عیاض فی کتاب الشفاء
ومجد الدین بن الاثیر الجزری فی جامع
الاصول وولی الدین الخطیب التبریزی
فی مشکوة المصابیح وابو الحجاج المزی
فی تحفة الاشراف فی معرفة الاطراف
وشمس الدین الخلخالی فی المفاتیح فی شرح
المصابیح وجمال الدین الزرندی فی
نظم درر السمطین وابن کثیر الدمشقی
فی التفسیر وسعد الدین التفتازانی فی شرح
المقاصد والخواجه پارسا فی فصل الخطاب
وشمس الدین السخاوی فی الاستجلاب و

چلے جاویں گے تو سب زمین کے رہنے والے بھی چلے جاویں گے بس ختم ہوا جو
ان سے صاحب العبقات نے پہلے جزء میں حدیث ثقلین سے حکایت کیا
اور صاحب العبقات نے دوسرے جزء میں حدیث ثقلین کو ایک جماعت سے روایت
کیا ہے جنھوں نے اسکو بلفظ اخذ (یعنی پکڑنے لینے کے لفظ سے)
نکالا ہے ان میں سے ہیں محمد بن سعد بصری اس نے اپنی کتاب طبقات میں
اور ابن راہویہ حنظلی نے اپنی مسند میں اور محمد بن جریر طبری نے
کتاب تہذیب الآثار میں اور ابو عبداللہ محاملی نے
کتاب امالی میں اور سلیمان بن احمد طبرانی
نے معجم الکبیر میں اور ابو اسحاق
ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور محی السنۃ
بغوی نے مصابیح میں اور قاضی
عیاض نے کتاب شفاء میں اور
مجد الدین بن اثیر جزری نے
جامع الاصول میں اور ولی الدین خطیب
تبریزی نے مشکوۃ المصابیح میں اور
ابو الحجاج مزی نے تحفۃ الاشراف
فی معرفۃ الاطراف میں اور شمس الدین
خلخالی نے مفاتیح میں مصابیح کی شرح
میں اور جمال الدین زرندی نے نظم
درر السمطین میں اور ابن کثیر دمشقی نے اپنی
تفسیر کی کتاب میں اور سعد الدین تفتازانی نے
شرح مقاصد میں اور خواجہ پارسا نے فصل الخطاب
میں اور شمس الدین سخاوی نے استجلاب میں

جلال الدین السیوطی فی احیاء المیت بفضائل
اهل البیت وایضاً فی الاساس فی مناقب
بنی العباس وایضاً فی در المنثور وایضاً
فی جمع الجوامع ونور الدین السمهودی
فی جواهر العقدین وعبد الوهاب بن محمد
البخاری فی تفسیر الانوری وملا علی المتقی
فی کنز العمال وملا علی القاری فی شرح الشفاء
للقاضی عیاض وفی المرقاة فی شرح المشکوٰة
واحمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی فی
وسیلة المآل والسید محمود القادری
الشیخانی فی الصراط السوی وشهاب الدین
احمد الخفاجی فی نسیم الریاض وحسام الدین
السهادنپوری فی المرافض ومیرزا
محمد البدخشانی فی مفتاح النجا ومولوی
اللکھنوی فی تفریح الاحباب ومولوی
رشید الدین خان الدهلوی فی رسالة الحق
المبین وسلیمان بن ابراهیم البلخی فی
ینابیع المودة والمولوی صدیق حسن خان
المعاصر فی السراج الوهاج.

ورواه فی الجزء الاول من حدیث الثقلین
بلفظ الثقلین عن جماعة من اعاظم العلماء
فی کل عصر ومائة منهم سعید بن المسروق
روی عنه مسلم والرکین الفزاری روی

اور جلال الدین سیوطی نے احیاء المیت بفضائل
اہل البیت میں اور ایضاً اساس میں بنی عباس کے مناقب
میں اور ایضاً در منثور میں اور ایضاً جمع الجوامع
میں اور نور الدین سمہودی نے جواہر العقدین
میں اور عبد الوہاب بن محمد البخاری نے
تفسیر انوری میں اور ملا علی متقی نے کنز العمال
میں اور ملا علی قاری نے قاضی عیاض کی شفا کی
شرح میں اور مرقاۃ میں مشکوٰۃ کی شرح میں
اور احمد بن فضل باکثیر مکی نے وسیلۃ المآل
میں اور سید محمود قادری شیخانی نے صراط سوی
میں اور شہاب الدین احمد خفاجی نے
نسیم الریاض میں اور حسام الدین سہادنپوری
نے مرافض میں اور میرزا محمد بدخشانی
نے مفتاح النجا میں اور مولوی لکھنوی
نے وسیلۃ النجات میں اور میرزا حسن علی محدث لکھنوی
نے تفریح الاحباب میں اور مولوی رشید الدین خان
دہلوی نے رسالہ حق مبین میں اور سلیمان بن ابراہیم
بلخی نے ینابیع المودۃ میں اور مولوی صدیق حسن
خان معاصر نے سراج وہاج میں۔

اور اس کو اس نے روایت کیا ہے پہلی جزء میں حدیث ثقلین
سے لفظ ثقلین کے ساتھ ہر زمانہ اور ہر صدی میں بڑے بڑے
جید علماء کی جماعت سے ان میں سعید بن مسروق ہے
کہ جس سے مسلم نے روایت کی ہے اور رکین فزاری ہے کہ

عنه احمد فی المسند وابو حیان التیمی الکوفی
روی عنه مسلم واحمد وعبد الملک العرزمی
روی عنه احمد ومحمد بن اسحق الیسار المدنی
روی عنه ابن منظور الافریقی واسرائیل
السبیعی روی عنه احمد وابن علیة
البصری روی عنه مسلم ومحمد بن الفضل الضبی
روی عنه الترمذی ومسلم ویحیی بن
حماد الشیبانی روی عنه النسائی والحاکم
وزهیر بن الحرب روی عنه مسلم وحکیم الترمذی
فی نوادر الاصول ومحمد بن المثنی العنزی
روی عنه النسائی فی خصائصه وابن ماجه
القزوینی روی عنه محمد بن یوسف الکنجی
فی کفایة الطالب وابو داؤد السجستانی
روی عنه الکنجی وسبط ابن الجوزی فی
الکفایة وتذکرة الخواص واسعد بن
عامر الشاذان الشامی روی عنه احمد
وشجاع بن مخلد الفلاس روی عنه مسلم
ومحمد بن البکار الهاشمی روی عنه
مسلم والدارمی فی السنن وحکیم الترمذی
فی نوادر الاصول والبزار فی المسند
وعبد الله بن احمد فی زیادات المسند
وابو عوانه فی المسند الصحیح وعبد بن
حمید فی المسند والحاکم فی المستدرک

جس سے احمد نے مسند میں روایت کی ہے اور ابو حیان تیمی کوفی
ہے کہ جس سے مسلم اور احمد نے روایت کی ہے اور عبد الملک
عرزمی ہے کہ جس سے احمد نے روایت کی ہے اور محمد بن یسار مدنی
ہے کہ جس سے ابن منظور افریقی نے روایت کی ہے اور اسرائیل
سبیعی ہے کہ اس سے احمد نے روایت کی ہے اور ابن علیہ بصری
ہے کہ اس سے مسلم نے روایت کی ہے اور محمد بن فضل ضبی ہے
کہ اس سے ترمذی اور مسلم نے روایت کی ہے اور یحییٰ بن
حماد شیبانی ہے کہ اس سے نسائی اور حاکم نے روایت
کی ہے اور زہیر بن حرب ہے کہ اس سے مسلم نے روایت کی ہے اور
نصر بن عبد الرحمن ناجی ہے کہ اس سے ترمذی نے روایت کی ہے اور نصر بن علی جہضمی
ہے کہ اس سے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں روایت کی ہے اور
محمد بن المثنیٰ عنزی ہے کہ اس سے نسائی نے اپنی خصائص میں روایت
کی ہے اور ابن ماجہ قزوینی ہے کہ اس سے محمد بن یوسف گنجی نے
کفایۃ الطالب میں روایت کی ہے اور ابو داؤد سجستانی ہے
کہ اس سے گنجی اور سبط ابن جوزی نے کفایہ اور تذکرۃ الخواص
میں روایت کی ہے اور اسعد بن شاذان شامی ہے کہ اس سے
احمد نے روایت کی ہے اور شجاع بن مخلد الفلاس ہے کہ اس سے
مسلم نے روایت کی ہے اور محمد بن بکار ہاشمی ہے کہ اس سے
مسلم نے اپنی صحیح میں اور دارمی نے سنن میں اور حکیم ترمذی نے
نوادر الاصول میں اور بزار نے مسند میں اور عبد اللہ بن احمد
نے زیادات المسند میں اور ابو عوانہ نے صحیح مسند میں
اور عبد بن حمید نے مسند میں اور حاکم نے
مستدرک میں روایت کی ہے اور ان میں سے

۲۰ نصر بن عبد الرحمن الناجی روی عنه الترمذی ونصر بن علی الجهضمی روی عنه

ابو یعلی احمد بن علی بن المثنیٰ روی عنه
السیوطی فی احیاء المیت وابو عبد الرحمٰن
النسائی فی الخصائص والطبرانی فی الکبیر
والاوسط والصغیر ومحمد باکثیر فی وسیلة
المآل والباغندی روی عنه ابن المغازلی
واحمد بن یحیی المعروف بثعلب فی تهذیب
اللغة وابن ابی الدنیا فی فضائل القرآن
ومحمد بن المظفر البغدادی روی عنه
ابن المغازلی وابو اسحٰق الثعلبی فی التفسیر
وعبد الملک بن محمد الواعظ النیشاپوری
فی کتاب شرف النبوة وابو نعیم الاصبهانی
فی منقبة المطهرین والحلیة وابن المغازلی
فی المناقب وابن خزیمة فی الصحیح و
ابو المظفر السمعانی فی رسالة القوامیة
وابن ابی عاصم النبیل فی کتاب السنة.
ومنهم الغندجانی روی عنه ابن المغازلی
وابو نصیر فی تاریخ الیمینی ۱؎ والحمیدی

ابو یعلی احمد بن علی بن مثنیٰ ہے کہ اس سے روایت کی
ہے سیوطی نے احیاء المیت میں اور عبد الرحمان نسائی
نے خصائص میں اور طبرانی نے کبیر اور اوسط اور
صغیر میں اور محمد باکثیر نے وسیلۃ المآل میں اور
ان میں سے باغندی ہے کہ اس سے ابن مغازلی
نے اور احمد بن یحییٰ جو کہ ثعلب کے نام سے مشہور ہے نے
تہذیب اللغۃ میں اور ابن ابی الدنیا نے فضائل القرآن
میں روایت کی ہے اور انہیں سے محمد بن مظفر بغدادی
ہے کہ اس سے ابن مغازلی اور ابو اسحاق ثعلبی نے
تفسیر میں اور عبد الملک بن محمد الواعظ نیشاپوری نے
کتاب شرف النبوۃ میں اور ابو نعیم اصفہانی نے
منقبۃ المطہرین اور حلیہ میں اور ابن مغازلی نے
مناقب میں اور ابن خزیمہ نے صحیح میں اور ابو مظفر
سمعانی نے رسالہ قوامیہ میں اور ابن عاصم
نبیل نے کتاب السنۃ میں روایت کی ہے۔ اور
ان میں سے غندجانی ہے کہ اس سے روایت کی ہے
ابن مغازلی نے اور ابو نصیر نے تاریخ یمینی ۱؎ میں اور حمیدی

حاشیہ ۱؎ وقال ابو نصر العتبی فی تاریخه
المعروف بتاریخ الیمینی فاستخلف فی
امته الثقلین الذین یحمیان الاقدام
ان تزل والاحلام ان تضل والقلوب
ان تمرض والشکوک ان تعرض فمن
تمسک بهما فقد سلک الخیار وامن

حاشیہ ۱؎ اور ابو نصیر عتبی نے اپنی تاریخ میں جو کہ تاریخ یمینی کے
نام سے مشہور ہے کہا ہے پس رسول خدا نے کتاب خدا
اور اپنی عترت دو گرانقدر خلیفہ اپنی امت میں چھوڑے
ہیں جو کہ دونوں علم و ہدایت کے آفتاب اور امت کیلئے
دونوں ہادی و محافظ ہیں تاکہ اس کے قدم نہ پھسلیں
اور عقلیں گمراہ نہ ہوں اور دل بیمار نہ ہوں اور شکوک

فی کتاب الجمع بین الصحیحین واحمد
بن الحسین بن علی البیہقی روی عنہ
الخوارزمی فی المناقب وابو سہل النحوی
البشران روی عنہ ابن المغازلی وابن
عبد البر القرطبی روی عنہ شاہ ولی اللہ
فی ازالۃ الخفاء ومحمد بن طاہر المقدسی
فی کتاب طرق حدیث الثقلین وشیرویۃ
الدیلمی فی کتاب فردوس الاخبار و
محی السنۃ البغوی فی المصابیح ورزین
العبدری فی کتاب الجمع بین الصحاح
والقاضی عیاض فی الشفاء والعاصمی
فی زین الفتی فی تفسیر سورۃ ہل اتی
واخطب خوارزم فی کتاب المناقب
وابن عساکر روی عنہ ابن کثیر
فی تاریخہ وابو موسی المدینی فی

نے کتاب الجمع بین الصحیحین میں۔ اور ان میں سے احمد بن حسین
بن علی بیہقی ہے کہ اس سے خوارزمی نے مناقب
میں روایت کی ہے اور ابوسہل نحوی بشران ہے
کہ اس سے ابن مغازلی نے روایت کی ہے اور ابن عبدالبر
قرطبی ہے کہ اس سے روایت کی ہے۔ شاہ ولی اللہ نے
ازالۃ الخفاء میں اور محمد بن طاہر مقدسی نے کتاب
طرق حدیث الثقلین میں اور شیرویہ دیلمی نے
کتاب فردوس الاخبار میں اور محی السنۃ بغوی نے
مصابیح میں اور رزین عبدری نے کتاب الجمع
بین الصحاح میں اور قاضی عیاض نے شفاء میں
اور عاصمی نے زین الفتی میں سورۃ ہل اتی
کی تفسیر میں اور اخطب خوارزم نے کتاب
المناقب میں۔ اور ابن عساکر ہے کہ اس
سے روایت کی ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں
اور ابوموسی مدینی نے ابی نعیم کے حلیہ

بقیہ حاشیہ ص۴۶: العثار وربح البیار
ومن صدف عنہما فقد اساء الاختیار
ورکب الخسار وارتدف الادبار اولئک
الذین اشتروا الضلالۃ بالہدی فما
ربحت تجارتہم وما کانوا مہتدین صلی
اللہ علیہ وآلہ الخ
(العبقات)

بقیہ حاشیہ ص۴۶۔ عارض نہ ہوں پس جس کسی نے ان دونوں سے
تمسک کیا تو وہ نیکو کار رجل کے راستہ پر چلا اور ٹھوکروں سے
مامون رہا اور اس نے اچھا نفع کمایا اور جو ان دونوں سے روگرداں
ہوا تو اس نے نیکی کو برباد کیا اور خسارہ میں پڑ گیا اور الٹا ہو گیا
(یعنی دشمن اسلام ثابت ہوا) (فرمان قدرت انہی کے متعلق ہے)
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلہ میں گمراہی کو خرید لیا پس
نہ تو ان کی تجارت ہی سود مند ہوئی اور نہ ہی وہ ہدایت یافتہ
ہوئے

صلعم کے "خدا کی رحمت ہو محمدؐ اور اسکی آلؑ پر (العبقات)

ابویعلی احمد بن علی بن المثنیٰ روی عنه
السیوطی فی احیاء المیت وابوعبدالرحمن
النسائی فی الخصائص والطبرانی فی الکبیر
والاوسط والصغیر ومحمد باکثیر فی وسیلة
المآل والباغندی روی عنه ابن المغازلی
واحمد بن یحیی المعروف بثعلب فی تهذیب
اللغة وابن ابی الدنیا فی فضائل القرآن
ومحمد بن المظفر البغدادی روی عنه
ابن المغازلی وابواسحٰق الثعلبی فی التفسیر
وعبدالملك بن محمد الواعظ النیسابوری
فی کتاب شرف النبوة وابونعیم الاصبهانی
فی منقبة المطهرین والحلیة وابن المغازلی
فی المناقب وابن خزیمة فی الصحیح و
ابوالمظفر السمعانی فی رسالة القوامیة
وابن ابی عاصم النبیل فی کتاب السنة،
ومنهم الغندجانی روی عنه ابن المغازلی
وابونصیر فی تاریخ الیمینی ۱ والحمیدی

ابویعلی احمد بن علی بن مثنیٰ ہے کہ اس سے روایت کی
ہے سیوطی نے احیاء المیت میں اور عبدالرحمان نسائی
نے خصائص میں اور طبرانی نے کبیر اور اوسط اور
صغیر میں اور محمد باکثیر نے وسیلۃ المآل میں اور
ان میں سے باغندی ہے کہ اس سے ابن مغازلی
نے اور احمد بن یحییٰ جو کہ ثعلب کے نام سے مشہور ہے نے
تہذیب اللغۃ میں اور ابن ابی الدنیا نے فضائل القرآن
میں روایت کی ہے اور انہیں سے محمد بن مظفر بغدادی
ہے کہ اس سے ابن مغازلی اور ابواسحاق ثعلبی نے
تفسیر میں اور عبدالملک بن محمد الواعظ نیشاپوری نے
کتاب شرف النبوۃ میں اور ابونعیم اصفہانی نے
منقبۃ المطہرین اور حلیہ میں اور ابن مغازلی نے
مناقب میں اور ابن خزیمہ نے صحیح میں اور ابوالمظفر
سمعانی نے رسالہ قوامیہ میں اور ابن عاصم
نبیل نے کتاب السنۃ میں روایت کی ہے۔ اور
ان میں سے غندجانی ہے کہ اس سے روایت کی ہے
ابن مغازلی نے اور ابونصیر نے تاریخ یمینی میں اور حمیدی

حاشیه ۱ وقال ابونصر العتبی فی تاریخه
المعروف بتاریخ الیمینی فاتخلف فی
امته الثقلین الذین یحیان الاقدام
ان تزل والاحلام ان تضل والقلوب
ان تمرض والشکوك ان تعرض فمن
تمسك بهما فقد سلك الجبار وامن

حاشیہ ۱ اور ابونصیر عتبی نے اپنی تاریخ میں جو کہ تاریخ یمینی کے
نام سے مشہور ہے کہا ہے پس رسول خدا نے کتاب خدا
اور اپنی عترت دو گرانقدر خلیفہ اپنی امت میں چھوڑے
ہیں جو کہ دونوں علم و ہدایت کے آفتاب اور امت کیلئے
دونوں ہادی و محافظ ہیں تاکہ اس کے قدم نہ پھسلیں
اور عقلیں گمراہ نہ ہوں اور دل بیمار نہ ہوں اور شکوک

فی کتاب الجمع بین الصحیحین واحمد بن الحسین بن علی البیہقی روی عنہ الخوارزمی فی المناقب وابوسھل النحوی المشرانی روی عنہ ابن المغازلی وابن عبدالبر القرطبی روی عنہ شاہ ولی اللہ فی ازالۃ الخفاء ومحمد بن طاہر المقدسی فی کتاب طرق حدیث الثقلین وشیرویۃ الدیلمی فی کتاب فردوس الاخبار و محی السنۃ البغوی فی المصابیح ورزین العبدری فی کتاب الجمع بین الصحاح والقاضی عیاض فی الشفاء والعاصی فی زین الفتی فی تفسیر سورۃ ھل اتی واخطب خوارزم فی کتاب المناقب وابن عساکر روی عنہ ابن کثیر فی تاریخہ وابوموسیٰ المدینی فی

نے کتاب الجمع بین الصحیحین میں ۔ اور ان میں سے احمد بن حسین بن علی بیہقی ہے کہ اس سے خوارزمی نے مناقب میں روایت کی ہے اور ابوسھل نحو کا لشران ہے کہ اس سے ابن مغازلی نے روایت کی ہے اور ابن عبدالبر قرطبی ہے کہ اس سے روایت کی ہے ۔ شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفاء میں اور محمد بن طاہر مقدسی نے کتاب طرق حدیث الثقلین میں اور شیرویہ دیلمی نے کتاب فردوس الاخبار میں اور محی السنۃ بغوی نے مصابیح میں اور رزین عبدری نے کتاب الجمع بین الصحاح میں اور قاضی عیاض نے شفاء میں اور عاصی نے زین الفتی میں سورۃ ھل اتیٰ کی تفسیر میں اور اخطب خوارزم نے کتاب المناقب میں ۔ اور ابن عساکر ہے کہ اس سے روایت کی ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں اور ابوموسیٰ مدینی نے ابی نعیم کے حلیہ

بقیہ حاشیہ ص۴۶ ، العثار وبحر البیار ومن صدف عنھما فقد اساء الاختیار ورکب الخسار وارتد فی الادبار اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین صلی اللہ علیہ وآلہ الخ
(العبقات)

بقیہ حاشیہ ۔ عارض نہ ہوں پس جس کسی نے ان دونوں سے تمسک کیا تو وہ نیکو کاروں کے راستہ پر چلا اور ٹھوکروں سے مامون رہا اور اس نے اچھا نفع کمایا اور جو ان دونوں سے روگردان ہوا تو اس نے نیکی کو برباد کیا اور خسارہ میں پڑ گیا اور الٹا سواہوا (یعنی دشمن کا کام انجام ہوا) (زمام قدرت انہی کے متعلق ہے) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلہ میں گمراہی کو خرید لیا ہے پس نہ تو ان کی تجارت ہی سود مند ہوئی اور نہ ہی وہ ہدایت یافتہ ہوئے

ص۴۰ ہے کہ " خدا کی رحمت ہو محمدؐ اور اسکی آل پر (العبقات)

التتمة بمعرفة الصحابة فی ذیل الحلیة
لابی نعیم و ابو الفتوح العجلی فی کتاب
فضائل الخلفاء و مجد الدین بن الاثیر الجزری
فی جامع الاصول والامام فخر الدین الرازی
فی التفسیر وضیاء المقدسی فی کتاب المختارة
والصنعانی فی مشارق الانوار النبویة وابن
طلحة الشافعی فی مطالب السئول ومحمد بن
یوسف الکنجی الشافعی فی کفایة الطالب والابیوردی
الشافعی وروی عنه السیوطی فی احیاء المیت و
محی الدین النووی فی کتاب تهذیب الاسماء
واللغات ومحب الطبری فی ذخائر العقبی
والنظام الاعرج النیسابوری فی التفسیر و
سعد الدین الفرغانی فی شرح القصیدة و
جمال الدین الافریقی فی لسان العرب فی لغة
الثقل والحبل وصدر الدین الحموی فی
فرائد السمطین ونجم الدین القمولی فی
التکملة فی تفسیر مفاتیح الغیب وفخر الدین
الهانسوی فی دستور الحقائق وعلاء الدین
الخازن فی لباب التنزیل وولی الدین الخطیب
فی مشکوة المصابیح وابو الحجاج المزی فی
تحفة الاشراف والطیبی فی الکاشف فی شرح
المشکوة والخلخالی فی المفاتیح فی شرح
المصابیح ۔

کے ذیل میں صحابہ کی معرفت کے تتمہ میں اور ابو الفتوح
عجلی نے کتاب فضائل الخلفاء میں اور مجد الدین
بن اثیر جزری نے جامع الاصول میں اور
امام فخر الدین رازی نے تفسیر میں
اور ضیاء مقدسی نے کتاب المختارہ میں اور صنعانی
نے مشارق الانوار النبویہ میں اور ابن طلحہ
شافعی نے مطالب السئول میں۔ اور انہیں سے
ابیوردی شافعی ہے کہ اس سے روایت کی
ہے سیوطی نے احیاء المیت میں اور محی الدین
نووی نے کتاب تہذیب الاسماء و لغات میں
اور محب طبری نے ذخائر العقبیٰ میں اور نظام اعرج
نیشاپوری نے تفسیر میں اور سعد الدین فرغانی نے شرح
قصیدہ میں اور جمال الدین افریقی نے لسان العرب
میں ثقل اور حبل کی لغت کے تحت اور صدر الدین
حموی نے فرائد السمطین میں اور نجم الدین
قمولی نے تکملہ میں مفاتیح الغیب کی تفسیر میں اور
فخر الدین ہانسوی نے دستور الحقائق میں اور
علاء الدین خازن نے لباب التنزیل میں اور ولی الدین
خطیب نے مشکوٰۃ المصابیح میں اور ابو الحجاج
مزی نے تحفۃ الاشراف میں اور طیبی نے
کاشف میں مشکوٰۃ کی شرح میں اور خلخالی
نے مفاتیح میں مصابیح کی شرح
میں ۔

ومنهم الذهبي روی عنه الشیخانی فی الصراط
السوی[1] وجمال الدین الزرندی فی نظم
درر السمطین وابن کثیر الدمشقی فی المفسر و
السید علی الهمدانی فی کتاب المودة والسید
محمد الطالقانی فی رسالة رقیا فرنامه والتفتازانی
فی شرح المقاصد والحمید بن احمد المحلی فی
کتاب محاسن الازهار ومجد الدین الشیرازی
فی القاموس والخواجه پارسا فی فصل الخطاب
وشهاب الدین الدولت آبادی فی هدایة السعداء
وشمس الدین السخاوی فی الاستجلاب و

اور ان میں سے ذہبی ہے کہ اس سے روایت کی ہے
شیخانی نے الصراط السوی میں اور جمال الدین زرندی
نے نظم درر السمطین میں اور ابن کثیر دمشقی نے تفسیر میں
اور سید علی ہمدانی نے کتاب المودۃ میں اور
سید محمد طالقانی نے رقیا فرنامہ رسالہ میں اور تفتازانی
نے شرح المقاصد میں اور حمید بن احمد محلی نے
کتاب محاسن الازھار میں اور مجد الدین شیرازی
نے قاموس میں اور خواجہ پارسا نے فصل الخطاب
میں اور شہاب الدین دولت آبادی نے ھدایۃ السعداء
میں اور شمس الدین سخاوی نے استجلاب میں اور

حاشیه [1]. قال الشیخانی القادری فی الصراط
السوی وفی الحدیث المرفوع الحمد لله الذی
جعل فینا الحکمة اهل البیت اخرجه احمد
فی المناقب الی ان قال ولا خفاء فی ان
اهل البیت النبوی علیهم السلام من خلاصة
قریش الخ وقال السید محمد البخاری المعروف
بماء عالم فی تذکرة الابرار والصلوٰة والسلام
علی النبی صلی الله علیه وسلم الامی الذی ذکر اولاده
لعلوهم فی الشان مساویا ایاهم بالقرآن حیث قال
انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی
فان تمسکتم بهما لن تضلوا الهدی .
(العبقات)

حاشیہ [1] شیخانی قادری نے صراط سوی میں کہا ہے اور
حدیث مرفوع میں ہے حمد اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہم میں
اہل البیت کو حکمت بنایا ہے اس (حدیث) کو نکالا ہے احمد نے
مناقب میں یہاں تک کہ اس نے کہا اور اس میں کوئی ملامت نہیں
یعنی معاملہ بالکل صاف ہے کہ اہل البیت النبوی علیہم السلام قریش
کے خلاصہ میں سے ہیں یعنی اخص الخواص ہیں الی آخر۔ سید بخاری
جو کہ ماء عالم کے نام سے مشہور ہے نے تذکرۃ الابرار میں بیان
کیا ہے اور درود و سلام ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم امی پر کہ اس نے ذکر
کیا ہے اپنی اولاد کو بسبب انکے عالی مرتبہ ہونے اور شان میں قرآن
کے برابر ہونیکے۔ جہاں کہیں بھی اس نے (یوں) فرمایا ہے تحقیق
میں تم میں ثقلین (یعنی دو گرانقدر) کتاب اور اپنی عترت چھوڑے جا رہا
ہوں پس اگر تم نے ان دونوں سے تمسک کیا تو میرے بعد ہر گز
گمراہ نہیں ہو گے۔ (العبقات)

السيوطي في احياء الميت وفي الاساس في البدور
السافرة في الدر المنثور وفي الجامع الصغير
وفي الدر النثير وفي الخصائص الكبرى و
السمهودي في جواهر العقدين والروزبهان
في الرسالة الاعتقادية وشهاب الدين
القسطلاني في المواهب اللدنية وشمس الدين
العلقمي في الكوكب المنير وابن حجر المكي في
الصواعق وعلي المتقي في كنز العمال ومحمد
طاهر الفتني في مجمع البحار والميرزا المخدوم
الشريفي في النواقض وكمال الدين الجهرمي
في البراهين القاطعة وبدر الدين الرومي
في تاج الدرة وجمال الدين المحدث في
الفضائل الاربعين وعلي القاري في شرح
الشفاء وعبد الرؤف المناوي في فيض القدير
والملا يعقوب اللاهوري في رسالة العقائد
ونور الدين الحلبي الشافعي في انسان العيون
واحمد بن الفضل بن باكثير المكي في وسيلة
المآل ومحمود الشيخاني القادري في الصراط
السوي والسيد محمد البخاري في كتاب
تذكرة الابرار وعبد الحق الدهلوي في
مدارج النبوة وشهاب الدين الخفاجي
في نسيم الرياض والعزيزي البولاقي
في السراج المنير۔

سیوطی نے احیاء المیت اور اساس اور بدور سافرہ
اور در منثور اور جامع صغیر اور در نثیر اور
خصائص کبریٰ میں اور سمہودی نے جواہر العقدین
میں اور روزبہان نے رسالہ اعتقادیہ
میں اور شہاب الدین قسطلانی نے مواہب اللدنیہ
میں اور شمس الدین علقمی نے کوکب منیر میں
اور ابن حجر مکی نے صواعق میں اور علی
متقی نے کنز العمال میں اور محمد طاہر فتنی
نے مجمع البحار میں اور میرزا مخدوم شریفی نے
نواقض میں اور کمال الدین جہرمی نے
براہین قاطعہ میں اور بدر الدین رومی نے
تاج الدرۃ میں اور جمال الدین محدث نے
فضائل اربعین میں اور علی القاری نے
شرح شفا میں اور عبد الرؤف مناوی نے فیض القدیر
میں اور ملا یعقوب لاہوری نے رسالۃ العقائد میں
اور نور الدین حلبی شافعی نے انسان العیون میں
اور احمد بن فضل باکثیر مکی نے وسیلۃ المآل میں
اور محمود شیخانی قادری نے صراط سوی میں
اور سید محمد بخاری نے کتاب تذکرۃ الابرار میں
اور عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ میں
اور شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض میں
اور عزیزی بولاقی نے سراج منیر
میں۔

والمقبلي[1] الصنعاني في ملحقات الابحاث المسددة[2] قال بعد نقل الحديث: وروايا مع شواهده متواترة معنًى والزرقاني المالكي في شرح للمواهب اللدنية وحسام الدين السهارنبري في المرافض وميرزا محمد البدخشاني في مفتاح النجا ورضي الدين الشامي في تنضيد العقود ومحمد صدر عالم في معارج العلا وولي الدين الدهلوي في ازالة الخفاء ومحمد اسماعيل الامير اليماني في الروضة في شرح التحفة ومحمد معين الدين السندي في كتاب دراسة اللبيب ومحمد

اور مقبلی صنعانی[1] نے ملحقات الابحاث مسددہ میں اس نے حدیث الثقلین نقل کرنے کے بعد کہا ہے: اور اس کی روایتیں مع اس کے شواہد دلیلوں کے متواتر میں ایک ہی معنی میں۔ اور زرقانی مالکی نے شرح مواہب دینیہ میں اور حسام الدین سہارنبوری نے مرافض میں اور میرزا محمد بدخشانی نے مفتاح النجا میں اور رضی الدین شامی نے تنضید العقود میں اور محمد صدر عالم نے معارج العلا میں اور ولی الدین دہلوی نے ازالۃ الخفا میں اور محمد اسماعیل امیر یمانی نے روضہ میں شرح تحفہ میں اور محمد معین الدین سندی نے کتاب دراسۃ اللبیب میں اور محمد بن

حاشیہ [1] وقال المقبلي الصنعاني انما اراد ان يجيبوا صلى الله عليه وسلم حين قال اني تارك فيكم الثقلين ان ما تمسكتم بهما لن تضلوا من بعدي ان الله اللطيف الخبير نبأني انهما لن يفترقا حتى يردا علىّ الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما، و روايته مع شواهد متواترة معنًى، فاجاب هؤلاء نخلفك فيهما شر خلافة، من قدر على السيف فيستنقيد ومن لم يقدر فبلسانه وقلبه ومن تاخر زمانه كان بغضا منا والعيا آخر الاولين والآخرين فكان اعمهم جناية والله المستعان.

حاشیہ [1] اور مقبلی صنعانی نے کہا ہے: سوائے اس کے نہیں۔ اس نے چاہا ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیں اور تعمیل حکم کیلئے آگے بڑھیں جس وقت کہ اس نے فرمایا۔ تحقیق میں تم میں ثقلین چھوڑ جانے والا ہوں اگر تم نے ان دونوں سے تمسک کیا تو تم میرے بعد ہرگز کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے کیونکہ خدا لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ تحقیق وہ دونوں (یعنی کتاب خدا اور میری عترت اہل بیت) آپس میں جدا نہ ہونگیں جب تک کہ وہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہو جائیں۔ پس تم غور کرو کہ ان دونوں کے بارے میں کیونکر اور کس طرح میری قائم مقامی کروگے (یعنی ان دونوں سے تمسک کرنے میں میرے حکم پر کیا عمل کروگے) اور اس کی روایتیں مع اس کے شواہد و دلیلوں کے از روئے ایک ہی معنی کے متواتر ہیں پس انہوں نے جواب دیا ان دونوں کے بارے میں ہم تیری بہت بری جانشینی کریں گے جو تلوار پر قادر ہوا یا وہ قائد و حاکم بن جائیگا اور جو نہ ہو پر قادر نہ ہوا تو وہ زبان اور دل سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیگا اور جو بعد میں ہوا مانند ہمارے آجکل کے زمانہ میں تو پہلے اور پچھلوں سے بھی دشمنی میں سبقت لے جائے گا۔ پس ان سب کا عام مقصود ہی گناہ کرنا ہے۔

بن علی الصبان فی اسعاف الراغبین ومحمد مرتضی الزبیدی الواسطی فی تاج العروس واحمد العجیلی الشافعی فی ذخیرۃ المال

علی صبان نے اسعاف الراغبین میں اور محمد مرتضیٰ زبیدی واسطی نے تاج العروس میں اور احمد عجیلی شافعی نے ذخیرۃ المال میں۔

حاشیہ لہ قال احمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی فی ذخیرۃ المال: تَعَلَّمُوا مِنْهُم وَقَدِّمُوهُم وَلَا تَجَاوَزُوا عَنْهُم وَعَظِّمُوهُم اما التعلم منهم فقد صح انهم معادن الحکمۃ وصحّ فی حدیث الثقلین فلا تقدّموها فتهلکوا ولا تعلّموهما فانهما اعلم منکم واما التقدیم لهم اولی بذلك واحق فی مواضع کثیرۃ منها الامامۃ الکبریٰ وتقدیمهم فی الدخول والخروج والمشی والکلام وغیرہ ذلك من امور العادات وقال ایضاً وان حملت مصحفاً فلا تقم لاحد من الوریٰ الا لهم ومن الاداب المستحسنۃ الشرعیۃ أن من کان المصحف الکریم بین یدیه وفی حجرہ لا یقوم لاحد ولو کان والدًا او عالمًا لشرف المصحف اما اولاد النبی صلی الله علیه وسلم فانه یقوم لهم والمصحف بین یدیه حالۃ القیام ادبًا للثقلین معًا لانهما لا یفترقان الی ورود الحوض من فرّق بینهما بهواہ وغفلته فرق الله شمله فی الدنیا والاخرۃ۔ وقال الخمراوی فی مشارق الانوار وفی روایۃ صححها الحاکم

حاشیہ لہ احمد بن عبد القادر عجیلی شافعی نے ذخیرۃ المال میں روایت کیا ہے: (رسول خدا نے فرمایا) ان سے سیکھو اور ان کو مقدم رکھو۔ ان سے درگذر کرو اور ان کی تعظیم کرو رہا یہ امر کہ ان سے سیکھنا تو وہ صحیح ہے کیونکہ وہ حکمت کی کان ہیں اور حدیث ثقلین میں صحیح ہے کہ تم ان دونوں سے آگے نہ بڑھو ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ان دونوں کو تم نہ سکھاؤ، کیونکہ وہ دونوں تم سے زیادہ عالم ہیں اور رہا یہ امر کہ ان کو مقدم کرنا پس وہ اس کیلئے بہتر ہیں اور بہت سے مقامات میں وہ سب سے زیادہ اہل ہیں انہیں سے امامت کبریٰ ہے اور ان کو داخل ہونے، نکلنے، راہ چلنے اور کلام کرنے اور ان کے علاوہ باقی عادات میں مقدم رکھنا اور نیز انہا نے فرمایا کہ اگر تو قرآن اٹھائے ہو تو تو نے مخلوق میں سے سوائے ان کے اور کسی کے لئے نہ اٹھنا اور اچھے آداب شرعیہ میں سے ہے کہ جس کسی کے ہاتھوں اور بغل میں مصحف ہو تو وہ کسی کیلئے نہ اٹھے خواہ اس کا والد اور عالم کیوں نہ ہو بسبب مصحف کی بزرگی کے لیکن اولاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اٹھنا ہوگا اور مصحف کو قیام کی حالت میں ساتھ لیکر بوجہ ثقلین کے ادب کے ایک ساتھ، کیونکہ وہ دونوں حوض پر وارد ہونے تک جدا نہ ہونگے پس جس کسی نے اپنی خواہش اور غفلت سے ان دونوں میں فرق کیا تو خدا اس کی جمعیت و وقار کو دنیا و آخرت میں پراگندہ کریگا۔ اور خمراوی نے مشارق الانوار میں کہا ہے اور روایت میں ہے کہ حاکم

ومحمد مبين اللكهنوي في وسيلة النجاة وجمال الدين المحدث اللكهنوي في تفريح الاحباب وعبد الرحيم الصفي پوري في منتهى الارب وولي الله اللكهنوي في مرآة المؤمنين ورشيد الدين خان الدهلوي في رسالة الحق المبين وعدوي الحمزاوي في مشارق الانوار وسليمان بن ابراهيم البلخي الحنفي المعاصر في ينابيع المودّة ومولوي صديق حسن خان المعاصر في السراج الوهاج في شرح الصحيح لمسلم

تنبيهات:

وينبغي التنبيه على امور.

الأول: انّا لا ننكر ورود النص في التمسك بالسنة السنية المحمدية [في مثل: كتاب الله وسنّتي] بل المراد ان تلك النصوص غير حديث الثقلين عليه بين فرق الاسلام

الثاني: ما اوردته في طي هذه الاوراق نعلم الله جل جلاله اني لم اُرد به الجدال

اور محمد مبین لکھنوی نے وسیلۃ النجات میں اور جمال الدین محدث لکھنوی نے تفریح الاحباب میں اور عبد الرحیم صفی پوری نے منتہی الارب میں اور ولی اللہ لکھنوی نے مرآۃ المومنین میں اور رشید الدین خان دھلوی نے رسالہ حق مبین میں اور عدوی حمزاوی نے مشارق الانوار میں اور سلیمان بن ابراہیم بلخی حنفی معاصر نے ینابیع المودۃ میں اور مولوی صدیق حسین خان معاصر نے سراج وہاج میں شرح صحیح مسلم میں۔

تنبیہات:

اور ان امور پر تنبیہ مناسب ہے

پہلا امر: بتحقیق ہم سنت سنیہ محمدیہ کے ساتھ تمسک کرنے کے بارے میں نص کے وارد ہونے میں منکر نہیں: [مثلاً کتاب اللہ وسنتی] - بلکہ مراد یہ ہے کہ تحقیق وہ حدیث ثقلین کے علاوہ نصوص میں جو کہ وارد ہیں مابین فرقہائے اسلام کے۔

دوسرا امر: جو کچھ میں نے ان اوراق کی لپیٹ میں وارد کیا ہے۔ اللہ جل جلالہٗ جانتا ہے کہ بتحقیق میرا

بقية حاشية ص۵۲ ـ على شرط الشيخين النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتي امان لامتي من الاختلاف فاذا خالفتها قبيلة من العرب اختلفوا فصاروا حزب ابليس (العبقات)

(بقیہ حاشیہ ص۵۲) نے اس کو درست تسلیم کیا ہے دو بزرگوں کی شرط پر کہ ستارے زمین کے رہنے والوں کیلئے غرق ہونے سے امان ہیں اور میری اہل بیت میری امت کیلئے اختلاف سے امان ہیں پس جب عرب میں سے کوئی قبیلہ اسکی مخالفت کریگا تو وہ فرقہ فرقہ مختلف ہوکر شیطان کا گروہ بن جاویں گے (العبقات)

والاستحناء على ذكرته ايقاضاً للبصائر والابصار فان المومن مرآة المومن والمسلمون يد واحدة على من سواهم عصمنا الله من الزلل في القول والعمل .

الثالث : ما أودعته في هذه الرسالة من كلمات فطاحل اخواننا اهل السنة نقلته عن كتبهم واسانيدي الى ارباب تلك الكتب معنعنة متصلة موصولة ' بواسطة احد مشايخي الاعاظم - ادام الله تعالى ظله - الراوي عن علماء الاسلام بفرقهم المتشعبة من الامامية والحنفية والشافعية و المالكية والحنابلة والزيدية .

قد وقع الفراغ من هذه الرسالة في اليوم الخامس والعشرين من شهر شعبان المعظم سنة ١٣٧٠ وأنا فقير خدمة اهل العلم .

محمد قوام الدين القمي الوشنوي

والحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وآله الطيبين الطاهرين قد فرغت بتوفيق الله من ترجمة حديث الثقلين اليوم يوم الاحد والثاني من شهر جمادي الثاني في سنة الثامنة وسبعين وثلث مائة بعد الف

ارادہ اس سے آپس میں جھگڑا کرنا اور دشمنی پیدا کرنا نہیں ہے . بلکہ میں نے اس کو بصیرتوں اور بینائیوں کو جگانے کیلئے بیان کیا ہے کیونکہ مومن دوسرے مومن کا شیشہ ہے اور تمام مسلمان اپنے غیر پر ایک متحدہ قوت ہیں خدا ہمکو قول و عمل میں لغزشوں سے بچائے

تیسرا امر : جو کچھ میں نے اس رسالہ میں اپنے بھائی اہل السنت کے بڑے بڑے علماء کے کلمات سے ودیعت کیا ہے تو میں نے اسے ان کی کتابوں سے نقل کیا ہے اور ان کتابوں کے ارباب کی طرف عن فلان عن فلان کی سند دیکر لگاتار اور جہاں تک روایت چلتی ہے وہاں تک پہنچایا ہے میرے بزرگوں میں سے ایک کے واسطے سے خدا اس کا سایہ ہمیشہ قائم رکھے جو کہ راوی ہے ان علماء اسلام کی طرف سے جو کہ امامیہ و حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ اور زیدیہ کے نام سے متفرق ہیں .

آج ماہ شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ کی پچیسویں تاریخ کو اس رسالہ سے فراغت واقع ہوئی ہے اور اسکو تالیف کیا ہے اہل علم کے کمترین خادموں میں سے محمد قوام الدین قمی وشنوی نے .

اور

حمد اللہ ہی کیلئے ہے جو کہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود و سلام ہو تمام مرسلوں کے سردار اور انکی پاکیزہ آل پر خدا کی توفیق سے حدیث الثقلین کے ترجمہ سے آج بروز اتوار دوسری ماہ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ کو میں ناچیز ترین از متمسکین بالثقلین محب حسین کاظمی رخصدا

من الهجرة النبويّة صلى الله عليه وآله وسلّم — احقر المتمسكين بالثقلين محمد حسين الكاظمي عفا الله له الذنب بحق الثقلين ؟

اس کے گناہوں کو بطفیل ثقلین بخش دے)
فارغ ہوا ہوں

هٰذه التتمة المجملة للتامل والتدبر لاهل الفكر واولى الارباب

یہ مختصر سا تمتہ اہل عقل و فکر کے لئے ہے ۔

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. القرآن النحل)

(اے رسول) جب بھی تو قرآن پڑھے تو شیطان سنگسار کئے ہوئے سے خدا کی پناہ مانگ لیا کر۔ (قرآن سورۂ نحل)

وَكُلُّ اَمْرٍ لَمْ يُبْتَدَاْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ الْاَبْتَرُ (الحديث)

اور جو کام بھی بسم اللہ کے بغیر شروع کیا ہے تو وہ مقطوع ہے ۔ ناکام ہے ۔ (حدیث)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ . (الفاتحہ)

میں خدا سننے والے جاننے والے کی شیطان سنگسار کئے ہوئے سے پناہ لیتا ہوں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ .

(شروع کرتا ہے یہ کام) خدا رحمت والے بہت رحم فرمانیوالے کے نام سے (شروع کیا)
حمد فقط تمام جہانوں کے پروردگار خدا ہی کیلئے ہے جو کہ رحمت والا بہت رحم فرمانیوالا ۔ دین کے دن کا مالک ہے ہم خاص کر تیری عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھے راستہ پر چلایا کر ۔
ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا ہے جو تمام غضب کئے ہوئیوں اور گمراہوں کے علاوہ ہیں یعنی وہ نہ تو مغضوب علیہم ہیں اور نہ ہی وہ گمراہ ہیں (الفاتحہ)

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (القرآن - الذاريات)

(ارشاد قدرت) میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے ۔ (الذاریات)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ نِ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ

بابرکت ہے وہ جس کے دست قدرت میں تمام ملک (کائنات) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جس نے موت اور حیات کو اسلیے پیدا کیا ہے

وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا (القرآن الملک)
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا
كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (القرآن الملک)
سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا
لَا يَعْلَمُوْنَ (القرآن - یٰس)
يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّیْ ۔ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
اِلَّا قَلِيْلًا ۔ (القرآن) .
اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۔ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ط قَالَ مَنْ يُّحْيِ
الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِيْمٌ ۔ قُلْ يُحْيِيْهَا
الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ
خَلْقٍ عَلِيْمُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ
تُوْقِدُوْنَ (القرآن - یٰس)
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ
مِّنْ طِيْنٍ ۔ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ
قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۔ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا

کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے از روئے عمل کے کون سب سے زیادہ
اچھا ہے ۔ (الملک)
اور وہ (قیامت کے دن) کہیں گے کاش کہ ہم کسی کی سن لیتے یا خود ہی
سمجھ جاتے تو آج ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے (الملک)
پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے پیدا کئے ہیں انہیں سے
(۱) جو زمین اگاتی ہے یعنی زندہ اجسام) اور (۲) ان کے نفسوں میں
سے (یعنی نفس ناطقہ انسانی) اور (۳) انہیں سے جسے وہ نہیں جانتے
یعنی روح انسانی ۔ وہ تجھ سے روح کے بارے میں سوال کرتے
ہیں تو کہہ دے کہ وہ پروردگار کا ایک امر ہے اور تم اسکو سمجھ لینے
کیلئے علم نہیں رکھتے ۔ (القرآن)
کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ تحقیق ہم نے اس کو نطفہ میں سے پیدا
کیا ہے اب وہ کھلم کھلا جھگڑالو ہے ، اور وہ اپنی خلقت کو بھول
گیا ہے اور ہمارے لیے مثالیں بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ کون
ہڈیوں کو زندہ کریگا جبکہ وہ گلی سڑی ہونگی تو کہدے انہیں وہی
زندہ کریگا کہ جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور وہ ہر
مخلوق کو جانتا ہے اور وہ جس نے تمہارے لیے سبز درخت
سے آگ پیدا کی اور اب تم اس سے آگ بھڑکاتے
ہو ۔ (القرآن ۔ یٰسین)
اور ہم نے انسان کو خاک کے خلاصہ میں سے پیدا کیا ہے
پھر ہم نے اس خلاصہ کو نطفہ بنا کر ایک محفوظ جگہ میں رکھدیا
پھر ہم نے اس نطفہ کو ایک جونک کی شکل میں پیدا کر
دیا پھر ہم نے اس جونک کو ایک لوتھڑا پیدا کر
دیا ۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے کو ہڈیاں پیدا کر دیا پھر ہم نے

الْعِظٰمَ لَحْمًا۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ۔
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ٥
(القرآن ۔ المومنون)

ان ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا پھر ہم نے اس کو ایک
دوسری خلقت میں پیدا کر دیا۔ پس بابرکت ہے خدا سب اچھا
خلق کرنیوالا (المومنون)

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (القرآن ۔ بنی اسرائیل)

تحقیق کان اور آنکھ اور دل۔ انہیں سے ہر ایک
کے متعلق سوال کیا جائیگا۔ (بنی اسرائیل)

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا
وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ
لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔
(القرآن الاعراف ۔ الجزء التاسع)

اور ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے زیادہ تر کو پیدا کر
کے دوزخ کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے کہ
ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان سے سوچتے نہیں اور ان کی
آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے
کان تو ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں۔ یہی تو مویشیوں
کے مانند ہیں بلکہ وہ بدترین ہیں۔ یہی تو اپنے مقصد
حیات سے غافل ہیں۔ (الاعراف)

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ
وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ
اُولُوا الْاَلْبَابِ (القرآن ۔ الزمر)

آیا برابر ہیں جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سوائے
اس کے نہیں کہ اولوا الالباب (اہل عقل) ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں (الزمر)

لَیْسَ الْاِنْسَانُ اِنْسَانًا اِلَّا بِالتَّفْكِیْرِ اِلَّا
الْجَمَادُ وَهُوَ سَوَاءٌ۔

انسان انسان ہی نہیں مگر ساتھ سوچنے۔ غور و فکر کرنیکے ورنہ
وہ اور جماد (یعنی پتھر) برابر ہیں۔

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ
فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ
(القرآن ۔ الزمر الجزء ۲۳)

اے رسول میرے ان بندوں کو بشارت دیدو جو خوب
دھیان لگا کر بات سنتے ہیں تو اس میں سے سب سے اچھے
پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے
ہدایت دی ہے اور یہی تو اہل عقل ہیں۔ (الزمر)

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّیْطٰنَ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ وَّاَنِ
اعْبُدُوْنِیْ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ۔ وَلَقَدْ

دن قیامت کے خدا فرمائیگا اے اولاد آدم کیا میں نے
تمہاری طرف عہد نہیں کیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ
کرنا۔ تحقیق وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ صرف میری

أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا
تَعْقِلُونَ. هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ
اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ. الْيَوْمَ
نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ
وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ
(القرآن - یٰس)

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ
هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (القرآن مریم الجزء ۱۶)

نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ
رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ
إِلَّا خَسَارًا. (القرآن - بنی اسرائیل الجزء ۱۵)

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
(القرآن)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ (القرآن - الفاطر)

الٓمٓ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ
هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ - يُؤْمِنُونَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ - وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن
قَبْلِكَ - وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ -
أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (القرآن - البقرہ)

ہی عبادت کرنا۔ یہی سیدھی راہ ہے اور البتہ اس نے تم میں سے
بہت کو گمراہ کیا ہے تو آیا تم عقل نہیں رکھتے تھے اب یہ دوزخ
ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آج تم انہیں داخل ہو جاؤ
بسبب اس کے جو تم انکار کرتے تھے آج ہم نے تمہارے منہوں
پر مہر لگا دی ہے اور جو تم کسب کیا کرتے تھے اسکے متعلق
تمہارے ہاتھ کلام کرینگے اور پاؤں گواہی دیں گے (یٰسین)

بیشک اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے
پس تم اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے (مریم)

جو کچھ ہم قرآن میں سے نازل کرتے ہیں وہ مومنین کیلئے تو شفا و
رحمت ہے اور ظالموں کو نہیں بڑھاتا۔ مگر خسارہ
میں (بنی اسرائیل)

اگر تم نہیں جانتے تو تم اہل الذکر (یعنی جاننے والوں) سے
پوچھ لیا کرو (القرآن)

اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اللہ سے ڈرتے
ہیں بتحقیق اللہ ذی عزت بخشنے والا ہے (الفاطر)

الف لام میم۔ وہ کتاب ہے کہ جسمیں کسی قسم کے شک کی کوئی
گنجائش نہیں وہ ہدایت ہے ان پرہیزگاروں کیلئے جو غائب
پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور امیں سے خرچ
کرتے ہیں جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اور وہ جو ایمان
لائے ہیں اس پر جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے اور اس پہ
جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا ہے۔ درحالیکہ وہ آخرت پہ
یقین رکھتے ہیں۔ یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے پروردگار کیطرف
سے ہدایت یافتہ اور نجات پانیوالے ہیں (البقرہ)

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ
اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ
فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا

(القرآن - مریم - الجزء ۱۶)

تو کہدے آیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں یا تاریکی اور
روشنی برابر ہو سکتی ہے سوائے اس کے نہیں کہ ہم نے اس
قرآن) کو تیری زبان کے ذریعہ آسان کیلیے تاکہ تو اسکے
ذریعہ پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم کو ڈرائے

(مریم)

اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ (القرآن ۱۲ هود)

بیشک نیک انجام (آخرت میں) پرہیزگاروں کا ہی ہے (ہود)

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ

(القرآن)

خدا صرف پرہیزگاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔

(القرآن)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

(القرآن)

اے ہمارے رب ہمیں صرف پرہیزگاروں کا امام
بنانا۔ (القرآن)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔

(القرآن الجزء ۳ آل عمران)

بیشک اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی دین ہے

(القرآن۔ آل عمران)

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا
فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (القرآن الجزء ۳ آل عمران)

اور جو کوئی اسلام کے بغیر دوسرا دین چاہیگا تو وہ ہرگز
اس سے قبول نہیں کیا جائیگا۔ وہ آخرت میں نقصان اٹھانے
والوں میں سے ہوگا۔ (آل عمران)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ
عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

(القرآن الجزء ۱۱ - یونس)

کسی نفس کے لیے بغیر اذن خدا کے ایمان لانا ممکن نہیں اور
جو عقل سے کام نہیں لیتے ان پر وہ پلیدی اور عذاب
مسلط کر دیتا ہے۔

(یونس)

اَلْاِیْمَانُ وَضْعُ شَیْءٍ فِیْ مَحَلِّهٖ
بِالْجَنَانِ وَاللِّسَانِ وَالْاَرْكَانِ
وَالظُّلْمُ وَضْعُ شَیْءٍ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّهٖ

کسی چیز کو اس کے ٹھیک محل پر دل و زبان و اعضاء سے
رکھنا یعنی اعتقاداً و قولاً و فعلاً صحیح مقام پر رکھنا ایمان
ہے اور غیر محل پر رکھنا ظلم ہے اس لیے صحیح مقام پر رکھنے

وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ

اور جب ابراہیم کی اس کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمائش کی

فَاَتَمَّهُنَّ ۔ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۔ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۔ (القرآن الجزء الاول ۔ البقرۃ)

تو اس نے انہیں پورا کر دیا تو اس نے اسے فرمایا تحقیق میں تجھے لوگوں امام بنانیوالا ہوں تو اس نے عرض کی اور آیا میری اولاد میں سے بھی بنائیگا فرمایا میرا یہ عہد (امام بنانیکا) ظالموں کو کوئی نہیں پہنچیگا (البقرہ)

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۔ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (القرآن الجزء الاول البقرۃ)

ہم نے کہا تم سب یہاں سے نیچے اُترو پس اب میرے پاس سے تمہاری طرف ہدایت آیا کرے گی تو جو کوئی میری ہدایت پر عمل کریگا تو نہ تو انہیں خوف ہوگا اور نہ ہی وہ محزون ہونگے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور انہیں جھٹلایا وہ دوزخی ہیں اور وہ ہمیشہ کیلئے اسمیں رہنے والے ہیں (البقرہ)

اَفَمَنْ یَّهْدِیْۤ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّهْدٰی فَمَا لَكُمْ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ۔ وَمَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ (القرآن الجزء ۱۱ ۔ یونس)

آیا وہ جو ہدایت کرتا ہے حق کیطرف سب سے زیادہ اس قابل ہے کہ اسکی پیروی کیجائے یا وہ جو خود ہدایت ہی نہیں پاتا جب تک کہ اس کو ہدایت نہ کیجائے ۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہیں اور اُنمیں سے زیادہ تر ظن یعنی گمان پر ہی عمل کرتے ہیں ۔ یقیناً ظن حق سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کرتا جو حق ہی ہے از ظن ظنّ ۔ بیشک اللہ اس کو جانتا ہے جو کام تم کرتے ہو (یونس)

اَلرَّحْمٰنُ ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ (القرآن الرحمٰن الجزء ۲۷)

رحمٰن نے قرآن تعلیم دیا ۔ انسان کو خلق کیا ۔ اس کو بیان سکھلایا ۔ (الرحمٰن)

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (القرآن ۔ الجزء ۲۷ ۔ الواقعۃ)

یقیناً وہ جو قرآن کریم ہے تو وہ ضرور ہی کتاب مکنون میں ہے سوائے ان کے جو پاک پیدا کیے گئے ہیں کوئی اور مس نہیں کرسکتا یعنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی قرآن کے عالم کامل ہونیکا دعوےٰ کرسکتا ہے (الواقعہ)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (القرآن الجزء ۲۲ - الاحزاب)

اے اہل بیت خدا کا یہی ارادہ ہے کہ تم سے رجس (یعنی ظاہرو باطنی نجاست) دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے پاک رکھنے کا حق (الاحزاب)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (القرآن - الاحزاب)

تحقیق خدا اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود بھیجو۔ اور تم مان لو حق ماننے کا۔ (القرآن) الاحزاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (الجزء ۳۰ - العصر)

خدا فرماتا ہے: قسم ہے مجھے عصر کی (اے محمدؐ) یقیناً تمام انسان ضرور ہی خسارہ (یعنی نقصان) میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالحہ بجا لاتے رہے اور آپس میں حق اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔ (العصر) *

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ - لَا تُصَلُّوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ الْبَتْرَاءَ (حدیث رسولؐ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - کہ تم مجھ پر دُم کٹا درود نہ بھیجو۔

نو

فَقَالُوا كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ. قُولُوا - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم کس طرح درود بھیجیں۔ فرمایا۔ تم کہو — خدایا تو محمد اور اس کی آل پر درود بھیج۔ (حدیث)

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (القرآن الجزء ۲۸ - الجمعة)

وہ جس نے مکہ کے رہنے والوں میں انہیں میں سے ایک کو رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اسکی آیتیں تلاوت کرتا ہے۔ اور ان کے اخلاق کی درستی فرماتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت تعلیم دیتا ہے۔ (الجمعہ)

* نوٹ (نکتہ قابل غور) وہ کونسی عصر ہے جو خدا اور رسول کے نزدیک نہایت ہی اہم اور قسم کھا لینے کے قابل ہے کہ اسمیں کچھ لوگوں نے اپنے ایمان کا عملی ثبوت دیا ہے اور انہوں نے اعمال صالحہ بجا لائے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو حق و صبر کی وصیت کی ہے۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاءُ ۔ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ (القرآن الجزء ۳ ۔ البقرۃ)

اور اللہ وسعت والا جاننے والا حکمت عطا کرتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور جو حکمت عطا کیا گیا تو وہ خیر کثیر عطا کیا گیا ہے۔ سوائے اہل عقل کے کوئی نصیحت نہیں حاصل کرتا۔

(البقرہ پارہ ۳)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۔ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (القرآن الجزء ۲ البقرۃ)

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت حاضر ہو تو اگر وہ کوئی خیر چھوڑے تو وہ والدین اور قریبیوں کیلئے بھلائی کے ساتھ وصیت کرے اور ایسا کرنا پرہیزگاروں پر حق ہے پس جو اسے بعد سننے کے بدل دے تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہے جو اسے بدل دیتے ہیں۔ بے شک خدا سننے والا جاننے والا ہے۔

(البقرہ پارہ ۲)

اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَبَيْتِيْ فَاِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ وَاِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ ۔ اَىِ الْكَوْثَرَ ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ (حدیث)

تحقیق میں تم میں ثقلین (دو گرانقدر) کتاب خدا اور اپنی عترت جو میری اہل بیت ہے چھوڑنے والا ہوں اگر تم نے ان دونوں سے تمسک کیا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دونوں جدا نہ ہوں گی جب تک کہ وہ میرے پاس قیامت کے دن حوض کوثر پر نہ پہنچ جاویں

(حدیث)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ (القرآن الجزء ۱۱ ۔ توبۃ)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم خدا سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ دو۔

(توبہ)

لا یکون المؤمن مع الصادقین
حتّٰی یکون متقیًا ۔ والصّادقون
فهم ائمۃ المتّقین ویدل علیه
قول الانبیآء ۔ ربنا واجعلنا
للمتقین اماما ۔

اَلصَّادِقُ مَنْ صَدَقَ لِسَانُهٗ
وَجَنَانُهٗ وَدِمَاغُهٗ وَرُوْحُهٗ
اَمَّا صِدْقُ اللِّسَانِ تَطْهِیْرُهٗ
مِنَ الْکِذْبِ وَصِدْقُ الْجَنَانِ
تَطْهِیْرُهٗ مِنَ الرَّیْبِ وَصِدْقُ
الدِّمَاغِ تَطْهِیْرُهٗ مِنَ الْوَهْمِ وَ
صِدْقُ الرُّوْحِ تَطْهِیْرُهٗ مِنَ الشِّرْکِ
وَلَا تُفِیْدُ الطَّهَارَاتُ الثَّلٰثَۃُ الْاُوْلٰی
اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ ۔ مَعَهَا الطَّهَارَۃُ الرَّابِعَۃُ
وَهِیَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا لِمَنْ لَمْ یُشْرِكْ
بِاللّٰهِ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا ۔
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَ
کُمْ تَطْهِیْرًا (الاحزاب)

صِدْقُ الْخَبَرِ مُطَابَقَتُهٗ لِلْوَاقِعِ
مَعَ الْاِعْتِقَادِ وَعَدَمُهَا عَدَمُهٗ
(تلخیص المفتاح)

وَدَلِیْلٌ عَلَیْهِ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ ۔

یعنی کوئی مومن جب تک کہ وہ متقی نہ ہو ہرگز سچوں کا
ساتھی (یعنی ائمہ کا ماموم) نہیں ہو سکتا اور سچے صرف
پرہیزگاروں ہی کے امام ہیں
انبیاء کا قول "اے ہمارے پروردگار ہمیں پرہیزگاروں
ہی کا امام بنانا" اس پر دلیل ہے ۔

سچا وہ ہے جس کی زبان سچی ہو دل سچا ہو اور دماغ سچا ہو
اور روح سچی ہو ۔ لیکن زبان کی سچائی
یہ ہے کہ جھوٹ سے پاک ہو ۔ اور دل
کی سچائی یہ ہے کہ شک سے پاک ہو
اور دماغ کی سچائی یہ ہے ۔ کہ
وہم سے پاک ہو اور روح کی سچائی
یہ ہے کہ شرک سے پاک ہو اور یہ
تین پہلی طہارتیں فائدہ نہیں دے سکتیں
جب تک کہ چوتھی طہارت (روح کی سچائی) ان کے
ساتھ نہ ہو اور یہ چوتھی طہارت ثابت نہیں ہوتی مگر اس
کے حق میں جس نے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی کبھی شرک نہ کیا ہو
لہٰذا ۔ اس کلام سے یہ نتیجہ نکلا کہ اب سچا بننا کسی کے اپنے
اختیار میں نہیں جب ایسا ہے تو ایسے سچے وہی ہیں جنکو خدا نے
ایسے پیدا کر دیا ہے اور قرآن میں اس پر نص فرما دی ہے
"پس خدا کا یہی ارادہ ہے اے اہل البیت کہ تم سے رجس کو دور رکھے
اور تمہیں پاک رکھے پاک رکھنے کا حق" (الاحزاب)

اور کسی خبر کا سچا ہونا یہ ہے کہ وہ عین واقع کے مطابق ہو
اور خبر دینے والے کا اس پر دل سے اعتقاد
بھی ہو ۔ (تلخیص)

اور اس پر خدا پاک کا قول دلالت کرتا ہے وہ فرماتا

۱؎ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنافقون الجزء ۲۸)

اے رسُول جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو ضرور ہی خدا کا رسُول ہے اور اللہ بھی یہ جانتا ہے کہ تو ضرور ہی اسکا رسول ہے اور اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ بتحقیق منافق ضرور ہی جھوٹے ہیں (المنافقون پارہ ۲۸) ۔

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ (النساء الجزء الخامس)

بیشک اللہ تمام منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں جمع کرنیوالا ہے ۔ پ۵ رکوع ۱۷ ۔ النساء) اس سے ثابت ہے کہ کافر اور منافق دوزخ سے باہر نہ رہیگا اور ان میں سے کوئی بھی جنت میں نہیں جائیگا ۔

۲؎ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (المنافقون ۲۸)

عزت اللہ ہی کیلئے ہے اور اس کے ایک رسول (محمد مصطفٰے) کیلئے اور مومنین کیلئے ہے اور لیکن منافق (اسکو) نہیں جانتے (المنافقون پ۲۸) ۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ...... الخ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ (الصّٰفّٰت ۲۳)

تمام جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو ۔ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں ۔ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہے ۔ اور بیشک ضرور ہی ابراہیمؑ اس (یعنی نوح علیہ السلام) کے شیعوں میں سے ہے بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہے ۔ سلام ہو موسٰیؑ اور ھرونؑ پر یقیناً ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں ۔ بیشک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں ۔ سلام ہو الیاسؑ پر ۔ بیشک ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں ۔ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہے ۔ (الصّٰفّٰت)

۱؎ ان سے معلوم ہوا کہ منافق جو دل میں کچھ رکھتے ہیں وہ زبان پر ظاہر نہیں کرتے ... ان کا اعتقاد نہیں تھا اس لئے ہی ... جو زبان سے اقرار کرتا

۲؎ اس آیت سے معلوم ہوا کہ صرف خدا اور اسکے رسول اور مومنین کیلئے ہی عزت ہے پس جو کوئی مومن نہیں تو وہ خدا کے نزدیک ذی عزت نہیں لہٰذا تمام انبیاء سوائے اہلبیتؑ کے مومنین کے زمرہ میں شامل ہیں اور سورۃ والصّٰفّٰت کی آیات ذیل اسکی تصدیق کرتی ہیں ۔

سَلِّمْ عَلِيًّا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَقُلْ لَهٗ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ وَاُحِبُّ
مَنْ يُحِبُّهٗ وَمِنْ حُبِّيْ بِهٖ
اشْتَقَقْتُ اِسْمَهٗ مِنْ اِسْمِيْ
فَهُوَ عَلِيٌّ وَاَنَا الْاَعْلٰى وَاَنْتَ مُحَمَّدٌ
وَاَنَا الْمَحْمُوْدُ.

(حدیقة السید احمد اردبیلی)

روی السید احمد اردبیلی
فِی الحدیقة اَنَّهٗ سَلَّمَ رَجُلٌ
حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَدْ كَفَرْتَ بِهٰذَا الْخِطَابِ
الْحَقِّ. لَسْتُ اَنَا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
هٰذَا الْاِسْمُ لَمْ يُسَمَّ بِهٖ
مِنْ قَبْلِ عَلِيٍّ وَلَا بَعْدَهٗ
اِلَّا الْمُنَافِقُ. لِاَنَّ الْمُنَافِقِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ

کتاب حدیقہ میں سید احمد اردبیلی نے روایت کی ہے کہ جب حضور سرور کائنات معراج میں عرش پر تشریف لے گئے تو خدا نے حضور کو فرمایا کہ میرا سلام علی کو امیرالمومنین کہکر دو اور اسکو کہنا کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں اور اسے بھی دوست رکھتا ہوں جو اسے دوست رکھتا ہے اور میں نے بسبب اپنی محبت کے جو مجھے اس کے ساتھ ہے میں نے اس کا نام اپنے نام میں سے نکالا ہے پس وہ علی ہے اور میں اعلیٰ ہوں اور تو محمد ہے اور میں محمود ہوں۔

سید احمد اردبیلی نے حدیقہ میں یہ بھی روایت کی ہے کہ ایک شخص نے فرط محبت میں حضرت امام حسن علیہ السلام کو امیرالمومنین کہکر سلام دیا تو حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے اس خطاب کے ساتھ سلام کرنے سے کافر ہو گیا ہے۔ کیونکہ میں امیرالمومنین نہیں ہوں اور یہ نام امیرالمومنین وہ ہے کہ نہ تو علیؑ سے پہلے اور نہ ہی بعد کسی کا ہو گا سوائے منافق کے کہ وہ اس نام کو اپنائے گا کیونکہ منافق ہی تو نہیں جانتے کہ عزت کس کے لئے ہے۔

(الاستدلال)

لما کان امیرالمؤمنین
غیراللّٰه وغیر رسوله الکریم
لقد کان .... من المومنین
وانه لا یکون الا الاعلم منهم

(استدلال)

جبکہ امیرالمومنین نہ تو خدا ہی ہے۔ اور نہ ہی اس کا رسول۔ تو وہ یقیناً مومنین میں ہی سے ہے اور وہ بھی وہ جو سوائے خدا اور رسول کے سب

بعد الرسول۔ وایضاً لما کان جمیع الانبیاء من آدم الی عیسٰی من المؤمنین ولم یکن منهم احدٌ عالم القرآن۔ وان ذالک الحق لا یستوی الکتاب من الکتب السماویة المنزلة علی الانبیاء من حیث العلم بالقرآن المنزل علیٰ سید الانبیاء۔ لهذا کل من علماء القرآن علّمه الله قبل تخلیق الانسان اعلم وافضل من کل عالم لیس بعالم القرآن لو کان نبیًا ومرسلاً۔

سے زیادہ عالم ہو اور تمام انبیاء از حضرت آدم تا عیسٰی بھی مومن ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی عالم قرآن نہیں۔ اور از روئے علم کے قرآن کے برابر اور کوئی کتاب نہیں۔ لهذا ہر عالم قرآن جس کو خدا نے حضرت آدم کی خلقت بلکہ اُس کی اپنی انسانی خلقت سے بھی پہلے علم قرآن تعلیم دیا ہُوا ہے۔ افضل ہے ہر اس عالم سے جو کہ عالم قرآن نہیں۔ خواہ وہ نبی و مرسل کیوں نہ ہو۔

وقال الله سبحانهٗ۔ الرّحمٰن علّم القرآن۔ خلق الانسان، علّمه البیان۔ وقال سید الانبیاء کنت نبیًا وآدم بین الماء والطین۔ وایضاً قال۔ اوّل ما خلق الله نوری۔ وانا وعلیؑ من نور واحد وکان نورنا واحدًا حتّٰی نزل نوری فی جبهة عبدالله ونور علیؑ

خدا پاک نے فرمایا ہے۔ رحمٰن نے قرآن تعلیم دیا۔ انسان کو پیدا کیا۔ اس کو بیان سکھلایا اور سید الانبیاء نے فرمایا ہے میں تو اس وقت بھی نبی تھا۔ جبکہ آدم کا جسد ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھا۔ سب سے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا ہے میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں ہمارا نور ایک ہی تھا یہاں تک کہ میرا نور

فی جبهة عمران۔
وقال سبحانه وتعالیٰ۔ یقول
الذین کفروا لست مرسلاً
قل کفیٰ باللہ شهیداً بینی
وبینکم ومن عنده علم
الکتٰب ۔ وقال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وآله وسلم
انا مدینة العلم وعلیؑ بابها
وانا دار الحکمة وعلیؑ بابها
فمن اراد العلم والحکمة
فلیأت بالباب ۔ فلا یکون
امیر المومنین الا علیؑ لانه
الاعلم بعد سید الانبیاء
وهو باب مدینة العلم
ودار الحکمة وهو ثانی
الاثنین الشهیدین وهو من
عنده علم الکتٰب فهذا
هو المقصود ۔ علیؑ مع القرآن
والقرآن مع علیؑ ۔ فهو ومن
ولده احد عشر اماماً فهم
احد الثقلین وهم المطهرون
الذین علمهم الرحمن القرآن
قبل خلقة الانسان و

عبداللہ کی پیشانی میں اترا اور علی کا نور عمران
المعروف ابوطالب کی پیشانی میں ۔
خدا پاک نے فرمایا ہے۔ کافر کہتے ہیں
کہ تو خدا کا مرسل نہیں۔ تو کہدے۔ کہ
گواہی کے لیے میرے اور تمہارے مابین کہ میں
خدا کا رسول ہوں ۔ ایک تو اللہ اور دوسرا
وہ جس کو کتاب کا کل علم حاصل ہے کافی ہیں ۔ اور
رسول خدا نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے
اور میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جسکو علم وحکمت درکار
ہو وہ اس کے دروازے سے آئے پس سوائے علی کے کوئی امیر المومنین نہیں ہو
سکتا کیونکہ وہ سید الانبیاء کے بعد سب سے زیادہ عالم ہے اور
وہ علم کے شہر اور حکمت کے گھر کا دروازہ ہے اور وہ
خدا کے ساتھ رسول کی رسالت پر دوسرا گواہ ہے
اور وہ ہی من عنده علم الکتاب کا مصداق ہے پس علی
ہی امیر المومنین ہے۔ پس یہی مقصود ہے۔ کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور
قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔
پس وہ
اور اس کی اولاد میں سے گیارہ
امام ثقلین میں سے ایک ثقل ہیں
جنھیں رحمان نے قبل خلقت انسان
قرآن تعلیم کیا ہے ۔ ان کا علم

عِلْمُهُمُ الْكِتَابُ وَعَمَلُهُمُ الْمِيزَانُ اللَّذَانِ أَنْزَلَهُمَا اللهُ مَعَ رَسُولِهِ سَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ .

۲ ـ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

محب حسین الکاظمی

وہ کتاب ہے اور ان کا عمل وہ میزان ہے جسے خدا نے اپنے رسُول اور تمام جنّ و انس کے سردار کے ساتھ نازل کیا ہے ۔

۲ جمادی ثانی ۱۳۷۸ھ

حررّہ محب حسین کاظمی

کتاب کے ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے

- سیّد محب حسین کاظمی مترجم کتاب پیش نماز شیعان بھیر (سرگودہا)
- سیّد محمّد باقر کاظمی ناشر کتاب مکان ۲۸۶ بلاک بی سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودہا
- سیّد وزیر حسین شیرازی خوشنویس بلاک نمبر ۱۹ ۔ سرگودھا
- مولوی غلام مہدی صاحب مدرس مدرسہ محمّدیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا

هدیہ کتاب ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

(ثنائی پریس سرگودھا) یکم اپریل ۱۹۵۹ء

چہاردہ معصومینؑ

مترجم انشاء اللہ جلدی ہی ایک اور
ایسی کتاب تالیف وشائع کرنیوالا ہے جو عقلاً ونقلاً
ثابت کردیگی کہ جنکی معیت اور اتباع کا خُدانے سورۃ توبہ
کی آیت کُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ میں اور رسولِ خُدانے حدیث
ثقلین میں حکم دیا ہے وہ چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں یعنی وہ نہ تو اس
سے زیادہ ہیں اور نہ ہی کم سوائے جاحد منکر کے اس کا کوئی
بھی انکار نہیں کرسکیگا۔